Postal Reg.No PB/0154/2003/TO2005

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَعَلٰی عَبْدِهِ الْمَسِيْحِ الْمَوْعُوْدِ

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 53

شمارہ 45

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک
10 پونڈ

25 رمضان 1425 ہجری 9 نبوت 1383 ہش 9 نومبر 2004ء

اخبار احمدیہ

قادیان 6 نومبر (ایم ٹی اے انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں حضور پر نور نے کل مسجد بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور احباب جماعت کو تحریک جدید کے چندوں میں بڑھ کر حصہ لینے اور مالی قربانیاں پیش کرنے کی تحریک فرمائی۔ پیارے آقا کی صحت و تندرستی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب دعائیں کرتے رہیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

خدا کے بندوں کو تکلیف نہ دو۔ قرآن کو بہت غور سے پڑھو۔ اس پر عمل کرو، ہر ایک قسم کے ٹھٹھے اور بیہودہ باتوں اور مشرکانہ مجلسوں سے بچو، پانچوں وقت نماز کو قائم رکھو، غرضیکہ کوئی ایسا حکم الٰہی نہ ہو جسے تم ٹال دو بدن کو بھی صاف رکھو اور دل کو ہر ایک قسم کے بیجا کینے بغض و حسد سے پاک کرو۔ یہ باتیں ہیں جو خدا تم سے چاہتا ہے

ملفوظات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خوب یاد رکھنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ کی بعض باتوں کو نہ ماننا اس کی سب باتوں کو ہی چھوڑنا ہوتا ہے اگر ایک حصہ شیطان کا ہے اور ایک اللہ کا تو اللہ تعالیٰ حصہ داری کو پسند نہیں کرتا۔ یہ سلسلہ اس کا اسی لئے ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی طرف آوے اگرچہ خدا کی طرف آنا بہت مشکل ہوتا ہے اور ایک قسم کی موت ہے مگر آخر زندگی بھی اسی میں ہے جو اپنے اندر سے شیطانی حصہ نکال کر پھینک دیتا ہے وہ مبارک انسان ہوتا ہے اور اس کے گھر اور نفس اور شہر سب جگہ اس کی برکت پہنچتی ہے لیکن اگر اس کے حصہ میں ہی تھوڑا آیا ہے تو وہ برکت نہ ہوگی جب تک بیعت کا اقرار عملی طور پر نہ ہو بیعت کچھ چیز نہیں ہے جس طرح سے ایک انسان کے آگے تم بہت سی باتیں زبان سے کرو مگر عملی طور پر کچھ بھی نہ کرو تو وہ خوش نہ ہوگا۔ اسی طرح خدا کا معاملہ ہے وہ سب غیرت مندوں سے زیادہ غیرت مند ہے کیا ہو سکتا ہے کہ ایک تو تم اس کی اطاعت کرو پھر ادھر اس کے دشمنوں کی بھی اطاعت کرو اس کا نام تو نفاق ہے۔ انسان کو چاہئے کہ اس مرحلہ میں زید و بکر کی پروا نہ کرے۔ مرتے دم تک اس پر قائم رہو۔

بدی کی دو قسمیں ہیں ایک خدا کے ساتھ شریک کرنا اس کی عظمت کو نہ جاننا اُس کی عبادت اور اطاعت میں کسل کرنا۔ دوسری یہ کہ اس کے بندوں پر شفقت نہ کرنا۔ اُن کے حقوق ادا نہ کرنے۔ اب چاہئے کہ دونوں قسم کی خرابی نہ کرو۔ خدا کی اطاعت پر قائم رہو۔ جو عہد تم نے بیعت میں کیا ہے اس پر قائم رہو۔ خدا کے بندوں کو تکلیف نہ دو۔ قرآن کو بہت غور سے پڑھو۔ اس پر عمل کرو ہر ایک قسم کے ٹھٹھے اور بیہودہ باتوں اور مشرکانہ مجلسوں سے بچو پانچوں وقت نماز کو قائم رکھو۔ غرضیکہ کوئی ایسا حکم الٰہی نہ ہو جسے تم ٹال دو بدن کو بھی صاف رکھو اور دل کو ہر ایک قسم کے بیجا کینے بغض و حسد سے پاک کرو۔ یہ باتیں ہیں جو خدا تم سے چاہتا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ کبھی کبھی آتے رہو جب تک خدا نہ چاہے کوئی آدمی بھی نہیں چاہتا۔ نیکی کی توفیق وہی دیتا ہے۔

دو عمل ضرور یاد رکھو۔ ایک دُعا دوسرے ہم سے ملتے رہنا تا کہ تعلق بڑھے اور ہماری دُعا کا اثر ہو۔

ابتلاء سے کوئی خالی نہیں رہتا جب سے یہ سلسلہ انبیاء اور رسل کا چلا آ رہا ہے جس نے حق کو قبول کیا ہے اس کی ضرور آزمائش ہوتی ہے اسی طرح یہ جماعت بھی خالی نہ رہے گی گرد و نواح کے مولوی کوشش کریں

بقیہ صفحہ (3) پر ملاحظہ فرمائیں

تحریک جدید کے نئے سال اور دفتر پنجم کے پہلے سال کا بابرکت اعلان

دنیا کے ۱۲۷ ممالک تحریک جدید میں شامل پاکستان پہلے نمبر پر جبکہ بھارت کا ساتواں نمبر ہے

نومبائعین اور واقفین نو بچوں کو تحریک جدید میں شامل کرنے کی تحریک

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ مورخہ ۵-۱۱-۰۴ بمقام مسجد بیت الفتوح مارڈن لندن

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے درج ذیل آیت قرآنیہ کی تلاوت فرمائی۔ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ۝ ترجمہ تم ہرگز نیکی کو پا نہیں سکو گے یہاں تک کہ تم ان چیزوں میں سے خرچ کرو جن سے تم محبت کرتے ہو اور تم جو کچھ بھی خرچ کرتے ہو تو یقیناً اللہ اس کو خوب جانتا ہے۔ (آل عمران آیت ۹۳)

ترجمہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ خطبہ جمعہ تحریک جدید کے نئے سال کے اعلان کے طور پر ارشاد فرمایا حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کی مختصر تاریخ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کا آغاز ۱۹۳۴ء میں سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے جماعت کے خلاف اُٹھائے جانے والے احراری فتنہ کے وقت

بقیہ صفحہ (12) پر ملاحظہ فرمائیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

تمام اہلِ وطن کو دیوالی اور عید کی مبارکباد!

یہ شمارہ جب تک آپ کے پاس پہنچے گا آپ عیدالفطر منانے کی تیاریوں میں مصروف ہوں گے خدا کرے کہ آپ کی یہ عید آپ کیلئے آپ کے خاندان کیلئے عالمگیر جماعت احمدیہ کیلئے بلکہ تمام انسانیت کیلئے خوشیوں کے مستقل پیغام لے کر آئے۔ اس موقع پر ہم صرف یہی عرض کرنا چاہیں گے کہ دل کھول کر عید کی خوشیوں سے لطف اندوز ہوں لیکن سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس پیغام کو ضرور یاد رکھئے جو آپ نے عید کے موقع پر غرباء کی خدمت کے تعلق سے ارشاد فرمایا۔ گزشتہ سال امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے تاکیداً ہمیں اپنی اس ذمہ داری کی طرف توجہ دلائی تھی۔ یاد رکھئے غریب کی خدمت اور اس کی دلداری ہی ہماری عید کی حقیقی خوشی ہے۔

دوسری بات جو اس موقع پر یاد دلانا ضروری ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہمیں رمضان کے دوران یہ نصیحت فرمائی تھی کہ ہم رمضان کے بعد بھی اپنی عبادتوں کے معیار کو قائم رکھنے اور ان کو دوام بخشنے کی کوشش کریں لہٰذا اس تعلق سے بھی اپنا محاسبہ کرنے کی ضرورت ہے۔ خدا کرے کہ ہماری مساجد رمضان کے دنوں کی طرح ہی آباد رہیں۔ رمضان کے دنوں کی ہی طرح ہم تلاوت قرآن مجید اور قرآن مجید کے احکامات کے سمجھنے اور اُن پر عمل کرنے کی کوشش میں مصروف رہیں۔

یہ بات بھی یاد رکھے جانے کے قابل ہے کہ امسال ہندو بھائیوں کا دیوالی کا تہوار اور عیدالفطر قریب قریب ایام میں آرہے ہیں دیوالی کا تہوار ہمیں ایک مقدس نبی شری رام چندر جی کی قربانیوں کے بعد ان کے وطن واپسی کی خوشی کی یاد دلاتا ہے۔ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن مجید کی روشنی میں ہمیں یہ تعلیم دی ہے کہ شری رام چندر جی بھی خدا کے فرستادہ تھے اس اعتبار سے ان کو ماننا بھی ہم احمدیوں کیلئے ضروری ہے۔ لہٰذا ہم اس موقع پر اپنے ہندو بھائیوں کی خوشی میں شامل ہو کر ان کی خدمت میں دیوالی کی مبارکباد پیش کرتے ہوئے عرض کرتے ہیں کہ ہندو مسلمان دونوں قوموں کو اس ملک میں اپنے بزرگوں کی اتحاد و اتفاق اور قربانی سے متعلق تعلیمات اور عملی نمونوں کو یاد کرتے ہوئے اپنے تہواروں کو منانا چاہئے۔ شکوک و شبہات کی دیواروں کو توڑ کر محبت و یگانگت کی فضا کو قائم کرنا چاہئے۔ اس دور کی جدید ایجادات نے ہمیں اس قدر قریب کر دیا ہے کہ ایک جگہ پر ہونے والے واقعات کا دوسری جگہ کے واقعات پر گہرا اثر پڑتا ہے۔ ایک جگہ اگر نفرت و تشدد پھیلے تو ذرائع مواصلات کی تیزی کی وجہ سے دوسرے مقام پر اس کی فوری اطلاع ہو جاتی ہے اور چھوت کی بیماری کی طرح وہ تشدد اس جگہ بھی پھیل جاتا ہے اور اگر کہیں اتفاق و اتحاد اور ملنساری کے پھول کھلیں تو اس کی خوبصورتی اور خوشبو بھی یقیناً دوسری جگہ پھیلتی ہے۔ یہ بھی اللہ کا شکر ہے کہ ہمارے ملک میں اب دن بدن تعلیم کا معیار بڑھ جانے کی وجہ سے شر پسندوں کو معصوموں کو لڑانے کا موقع نہیں مل پاتا لیکن پھر بھی ہمارے ملک میں آج بھی ایسے پڑھے لکھے اَن پڑھوں کی کمی نہیں جو مفاد پرستوں کے بہکاوے میں آجاتے ہیں۔ خیر ہم اس بات کو مزید بڑھانا نہیں چاہتے بلکہ اپنے مرکزی خیال کو صرف عید اور دیوالی کی مبارکباد تک محدود رکھ کر اہل وطن کو خوشیوں اور مبارکبادیوں کا پیغام دیتے ہیں۔

اس مضمون میں ہم عید اور دیوالی کے تحفہ کے طور پر بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود و مہدی معہود کا ایک زریں ارشاد اپنے محترم قارئین کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔ حضور فرماتے ہیں:-

"یہ بات کسی پر پوشیدہ نہیں کہ اتفاق ایک ایسی چیز ہے کہ وہ بلائیں جو کسی طرح دُور نہیں ہو سکتیں اور وہ مشکلات جو کسی تدبیر سے حل نہیں ہو سکتیں وہ اتفاق سے حل ہو جاتی ہیں۔ پس ایک عقلمند سے بعید ہے کہ اتفاق کی برکتوں سے اپنے تئیں محروم رکھے۔ ہندو اور مسلمان اس ملک میں دو ایسی قومیں ہیں کہ یہ ایک خیال محال ہے کہ کسی وقت مثلاً ہندو جمع ہو کر مسلمانوں کو اس ملک سے باہر نکال دیں گے۔ یا مسلمان اکٹھے ہو کر ہندوؤں کو جلاوطن کر دیں گے۔ بلکہ اب تو ہندو مسلمانوں کا باہم چولی دامن کا ساتھ ہو رہا ہے۔ اگر ایک پر کوئی تباہی آوے تو دوسرا بھی اس میں شریک ہو جائے گا۔ اور اگر ایک قوم دوسری قوم کو محض اپنے نفسانی تکبر اور شیخی سے حقیر کرنا چاہے گی تو وہ بھی داغ حقارت سے نہیں بچے گی۔ اور اگر کوئی اُن میں سے اپنے پڑوسی کی ہمدردی میں قاصر رہے گا تو اس کا نقصان وہ آپ بھی اُٹھائے گا۔ جو شخص تم دونوں قوموں میں سے دُوسری قوم کی تباہی کی فکر میں ہے۔ اُس کی اُس شخص کی مثال ہے کہ جو ایک شاخ پر بیٹھ کر اسی کو کاٹتا ہے۔ آپ لوگ بفضلہ تعالیٰ تعلیم یافتہ بھی ہو گئے اب کینوں کو چھوڑ کر محبت میں ترقی کرنا زیبا ہے اور بے مہری کو چھوڑ کر ہمدردی اختیار کرنا آپ کی عقلمندی کے مناسب حال ہے۔ دنیا کی مشکلات بھی ایک ریگستان کا سفر ہے کہ جو عین گرمی اور تمازت آفتاب کے وقت کیا جاتا ہے۔ پس اس دشوار گذار راہ کیلئے باہمی اتفاق کے اُس سرد پانی کی ضرورت ہے جو اس جلتی ہوئی آگ کو ٹھنڈی کر دے۔ اور نیز پیاس کے وقت مرنے سے بچاوے۔

ایسے نازک وقت میں یہ راقم آپ کو صُلح کیلئے بلاتا ہے۔ جب کہ دونوں کو صُلح کی بہت ضرورت ہے۔ دنیا پر طرح طرح کے اِبتلا نازل ہو رہے ہیں۔ زلزلے آرہے ہیں۔ قحط پڑ رہا ہے اور طاعون نے بھی ابھی پیچھا نہیں چھوڑا۔ اور جو کچھ خدا نے مجھے خبر دی ہے وہ بھی یہی ہے کہ اگر دنیا اپنی بد عملی سے باز نہیں آئے گی اور بُرے کاموں سے توبہ نہیں کرے گی تو دنیا پر سخت سخت بلائیں آئیں گی۔ اور ایک بلا ابھی بس نہیں کرے گی کہ دوسری بلا ظاہر ہو جائے گی۔ آخر انسان نہایت تنگ ہو جائیں گے کہ یہ کیا ہونے والا ہے۔ اور بہتیری مصیبتوں کے بیچ میں آکر دیوانوں کی طرح ہو جائیں گے۔ سوائے ہموطن بھائیو! قبل اس کے کہ وہ دن آویں ہوشیار ہو جاؤ۔ اور چاہئے کہ ہندو مسلمان باہم صلح کر لیں۔ اور جس قوم میں کوئی زیادتی ہے جو وہ صلح کی مانع ہو اس زیادتی کو وہ قوم چھوڑ دے۔ ورنہ باہم عداوت کا تمام گناہ اسی قوم کی گردن پر ہوگا۔

اگر کوئی کہے کہ یہ کیونکر وقوع میں آسکتا ہے کہ صُلح ہو جائے۔ حالانکہ باہم مذہبی اختلاف صُلح کیلئے ایک ایسا امر مانع ہے جو دن بدن دلوں میں پھوٹ ڈالتا جاتا ہے۔

مَیں اِس کے جواب میں یہ کہوں گا کہ درحقیقت مذہبی اختلاف صرف اس اختلاف کا نام ہے جس کی دونوں طرف عقل اور انصاف اور اُمور مشہودہ پر بناء ہو۔ ورنہ اِنسان کو اسی بات کیلئے تو عقل دی گئی ہے کہ وہ ایسا پہلو اختیار کرے جو عقل اور انصاف سے بعید نہ ہو۔ اور اُمور محسوسہ مشہودہ کے مخالف نہ ہو۔ اور چھوٹے چھوٹے اختلاف صلح کے مانع نہیں ہو سکتے۔ بلکہ وہی اختلاف صُلح کا مانع ہوگا جس میں کسی کے مقبول پیغمبر اور مقبول الہامی کتاب پر توہین اور تکذیب کے ساتھ حملہ کیا جائے۔" (پیغامِ صلح صفحہ ۶-۵)

جس طرح اپنے زمانے کے فرستادہ حضرت رام چندر جی نے حق و انصاف کی خاطر قربانیاں دیں اور اپنے بزرگوں کی اطاعت و فرمانبرداری کی اور غریبوں سے ہمدردی اور شفقت سے پیش آئے اور کینہ حسد غرور و تکبر کا مقابلہ کیا اور بالآخر اس وقت کے اندھیروں کو روشنی میں بدلا اور آج بھی راون کے پُتلے کو جلا کر اور اندھیری راتوں میں دیپ جلا کر ان یادوں کو تازہ کیا جاتا ہے اور ان اسباق کو دہرایا جاتا ہے۔ ہمیں غور و فکر اور دھیان کرنا چاہئے کہ اس زمانہ میں بھی اللہ تعالیٰ نے زمانے کے مامور اور فرستادہ کو بھیجا ہے جس نے آج کے دور کی تاریکیوں کو روشنیوں میں بدلا ہے اور حق و انصاف کی خاطر قربانیاں دیتے ہوئے غریبوں سے ہمدردی اور شفقت سے پیش آنے اور غرور و تکبر کے راونوں کو ملیامیٹ کرنے کے نمونے دکھائے ہیں اور سبق دیئے ہیں اور ساری دنیا کے لوگوں کو تمام انبیاء کو ماننے کا درس دے کر آپس میں اتحاد و اتفاق اور محبت و پیار کی فضا قائم کر دی ہے۔ ہمیں چاہئے کہ ان تہواروں سے سبق لیں خاص طور پر جبکہ عید اور دیوالی اکٹھے آرہے ہیں۔ ملک عزیز کے باشندے خواہ کسی مذہب و فرقہ سے تعلق رکھتے ہوں خصوصاً اور باقی دنیا کے سب انسان بھی اس پیار و محبت کی لڑی میں شامل ہو جائیں اور مامور زمانہ کو بھیج کر اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو عید کی خوشی دکھائی ہے اور راتوں کی دیوالی بنائی ہے اس میں شامل ہوں تا کہ عالمی طور پر حقیقی عید کا دن دیکھنا نصیب ہو اور حقیقی دیوالی دیکھنی نصیب ہو۔ سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

"پس عید جو ہوا کرتی ہے۔ دل کی خوشی ہوتی ہے یہ جو بناوٹی عیدیں ہیں۔ گو ایک حد تک فائدہ دیتی ہیں۔ مگر عید وہی ہے جو دل کی خوشی کی ہو۔ اور دل کی خوشی اطمینان قلب کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی۔ اور دل کا اطمینان سوائے اس کے نہیں ہو سکتا کہ خوف نہ ہو۔ اور خوف سے اس وقت تک انسان محفوظ نہیں ہو سکتا جب تک یہ یقین نہ ہو کہ میرا ایسا پہرہ دار ہے کہ کوئی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اور وہ پہرہ دار خدا کے سوا اور کوئی نہیں ہے۔ اس لئے حقیقی عید یہی ہے کہ انسان کو یقین ہو جائے کہ اللہ مجھ سے راضی ہو گیا ہے۔ یہ عیدین نمائش اور نمونہ کے طور پر ہیں۔ ان سے وہ سچی عید حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے جو کسی وقت انسان سے جُدا نہیں ہوتی۔ نہ دن کو نہ رات کو نہ اُٹھتے نہ بیٹھتے نہ سوتے نہ جاگتے۔ جس کو یہ نصیب ہو جائے اس کی نسبت سچے طور پر یہ کہا جا سکتا کہ

ہر روز روزِ عید است و ہر شب شب برات

ایسے انسان کی حالت ہر وقت خوشی۔ یقین اور اطمینان کی ہوتی ہے۔ ہمارے لئے بھی یہی سچی عید ہے۔ پہلوں کیلئے بھی یہی تھی۔ اور بعد میں آنے والوں کیلئے بھی یہی ہوگی۔ خدا تعالیٰ ہمارے لئے پہلوں کی طرح ہی کرے۔ اور ہماری کمزوریوں کو دُور کر دے۔ ورنہ جب تک وہ حقیقی عید نہ آئے یہ عیدین اسی طرح کی ہیں۔ جس طرح کسی بیمار کو عارضی طور پر آرام دینے کیلئے کوکین دی جائے۔ کیونکہ حقیقی خوشی تب ہی حاصل ہو سکتی ہے جبکہ حقیقی رنج دُور ہو۔ اور یہ دُور نہیں ہو سکتا جب تک اس بات کا یقین نہ ہو جائے کہ خدا میرے ساتھ ہے۔

خدا تعالیٰ ہماری کمزوریوں، دکھوں، لڑائی، جھگڑوں اور فسادوں کو دُور کر کے حقیقی عید کرائے۔ تا ہمارے لئے ہر وقت عید ہو۔ اور وہ غم جو خوشی کو دُور اور کمروں کو چُور کر دینے والے ہیں۔ ان کو دفع کر کے ہمارے لئے ہر گھڑی عید کی راحت اور آرام مہیا کر دے۔ آمین۔ (الفضل ۲۲ راگست 1915ء)

حقیقی عید کیا ہے یہ آواز ہے جو منادی دیتے ہیں اور جو اس مناد کے قبول کرنے والے کہتے ہیں اور دنیا کیلئے سب سے بڑی عید کا دن تو یہی ہوتا ہے کہ ان میں کوئی آیات اللہ پڑھنے والا۔ انہیں خدا سے نصرت کی بشارت دینے

باقی صفحہ: (3) پر ملاحظہ فرمائیں

عید کی خوشیوں میں اپنے غریب احمدی اور غیر احمدی بھائیوں کو شامل کریں

رمضان کی عبادات اور صدقات کو آئندہ زندگی میں بھی جاری رکھیں

خلاصہ خطبہ عید الفطر سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ مورخہ ۰۳-۱۱-۲۶ بمقام مسجد بیت الفتوح مارڈن لندن

۲۶رنومبر ۲۰۰۳ء کو سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الفتوح مارڈن لندن میں (ساڑھے چار بجے ہندوستانی وقت کے مطابق) نماز عید الفطر پڑھائی اور خطبہ ارشاد فرمایا۔

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آیت قرآنی یٰۤاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِیْۤ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ وَ ادْخُلِیْ جَنَّتِیْ (سورۃ الفجر: ۲۸-۳۱) کی تلاوت فرمائی۔

ترجمہ: اے نفس مطمئنہ اپنے رب کی طرف لوٹ جا راضی رہتے ہوئے اور رضا پاتے ہوئے پس میرے بندوں میں داخل ہو جا اور میری جنت میں داخل ہو جا۔ پھر فرمایا اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیں آج عید الفطر منانے کی توفیق مل رہی ہے۔ دنیا میں ہر مذہب اپنے تہوار مناتا ہے یا دوسرے لفظوں میں ہر قوم میں اپنے اپنے طریق پر عید منائی جاتی ہے اور خوشی کا اظہار کیا جاتا ہے اور قوموں میں خوشی کا اظہار شراب پی کر اور ناچ گا کر کیا جاتا ہے ایسا اسلئے ہے کہ وہ مذاہب بگڑ گئے ہیں لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ یہ لوگ اپنے تہواروں کے موقعہ پر غریبوں کی امداد کیلئے رقوم اکٹھی کرتے ہیں لیکن معرفت الٰہی کا خانہ بالکل خالی رہتا ہے۔

رمضان کے روزوں میں جہاں ہمیں عبادات کی طرف توجہ دلائی گئی ہے وہیں صدقات کی طرف بھی توجہ دلائی گئی ہے احادیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے مبارک مہینہ میں آندھی کی تیزی کی طرح صدقات دیا کرتے تھے پس آج اسی کے بدلے میں خوشی کا دن ہے اور یہ خوشی ہر اس مومن کیلئے ہے جس نے رمضان کی عبادات کے ساتھ ساتھ غریبوں کا خیال بھی رکھا۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا آج کے دن کی خوشی کے ساتھ ساتھ عبادات الٰہیہ کو بھول نہیں جانا آج بھی اور آئندہ آنے والے دنوں میں بھی ہمیں بہرحال عبادات اور حقوق العباد کی ادائیگی کا خیال رکھنا ہے۔

حضور اقدس نے فرمایا کہ پہلی بات جو عید کے اس خطبہ میں میں کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ عید کے دن ہر احمدی جائزہ لے کر نہ صرف ہر غریب احمدی بلکہ غریب غیر احمدی بھائیوں اور ان کے بچوں کو عید کی خوشیوں میں شامل کریں حضور نے فرمایا اگرچہ احمدی اس کا خیال رکھ رہے ہیں لیکن ابھی بھی اس میں بہت گنجائش موجود ہے حضور نے غرباء کی امداد کی مزید وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ اس موقعہ پر صرف مالی مدد کافی نہیں ہے مالی مدد تو وقتی ہوتی ہے اگر ہم کسی غریب کو کوئی کام دیں یا اسے کہیں کام پر لگوا دیں تو یہ اس کی مستقل مدد ہوگی۔ اور ممکن ہے کہ آئندہ سال وہ بھی غریبوں کی امداد کے قابل ہو سکے نیکی کرنے والوں کا اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم ہوتا ہے حضور انور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک حوالے کی روشنی میں فرمایا کہ جو کوئی اپنی زندگی بڑھانا چاہتا ہے اسے چاہئے کہ نیک کام کرے ہمیں یہ عہد کرنا ہے کہ جن عبادتوں کی جاگ ہمیں لگ گئی ہے انہیں دوام بخشیں گے۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ رمضان المبارک کے اختتام پر درس القرآن کے موقعہ پر جو دعائیں کرنے کی میں نے تاکید کی تھی انہیں دُعاؤں کو آج بھی یاد رکھیں اے اللہ ہمیں ان عبادتوں اور دعاؤں پر قائم رکھ ہماری بخشش فرما کیونکہ تیرے فضل کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا اے خدا ہمیں نفس مطمئنہ عطا فرما۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ نے اجتماعی دعا کرائی۔

خطبہ عید الفطر سے قبل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز عید پڑھائی اور خطبہ کے بعد پہلے مستورات کی طرف تشریف لے گئے جہاں انہیں عید کی مبارک باد دی اور سلام کا تحفہ دیا پھر حضور اقدس مردوں کی طرف تشریف لائے اور ہر ایک کو فرداً فرداً شرف مصافحہ بخشا۔

اللہ تعالیٰ ہمارے محبوب امام کو صحت و تندرستی والی لمبی عمر عطا فرمائے اور مقاصد عالیہ میں فائز المرامی عطا فرمائے۔

بقیہ صفحہ: 1

گے کہ تم اس راہ سے ہٹ جاؤ تم پر کفر کے فتوے دیں گے لیکن یہ سب کچھ پہلے ہی سے اسی طرح ہوتا چلا آیا ہے لیکن اس کی پروا نہ کرنی چاہئے جوانمردی سے اس کا مقابلہ کرو۔

پھر بیعت کنندگان نے منکرین کے ساتھ نماز پڑھنے کو پوچھا حضرت نے فرمایا کہ ان لوگوں کے ساتھ ہرگز نہ پڑھو اکیلے پڑھ لو جو ایک ہو گا وہ جلد دیکھ لے گا ایک اور اس کے ساتھ ہو گیا ہے ثابت قدمی دکھاؤ ثابت قدمی میں ایک کشش ہوتی ہے اگر کوئی جماعت کا آدمی نہ ہو تو نماز اکیلے پڑھ لو مگر جو اس سلسلہ میں نہیں اس کے ساتھ ہرگز نہ پڑھو ہرگز نہ پڑھو جو ہمیں زبان سے برا نہیں کہتا وہ عملی طور سے کہتا ہے کہ حق کو قبول نہیں کرتا ہاں ہر ایک کو سمجھاتے رہو خدا کسی نہ کسی کو ضرور کھینچ لے گا جو شخص نیک نظر آوے سلام علیک اس سے رکھو لیکن اگر وہ شرارت کرے تو پھر یہ بھی ترک کر دو۔ (البدر جلد ۲ نمبر ۴ صفحہ ۳۱ مورخہ ۱۳ر فروری ۱۹۰۳ء)

بقیہ صفحہ: 2

والا ہو۔ انہیں ان کے محبوب و معبود سے ملانے والا ہو۔ اس سے بڑھ کر کوئی خوشی کا دن نہیں ہو سکتا۔

دیکھو مجمع میں کسی کا بچہ گم ہو جائے اور پھر ایک دو گھنٹہ کے بعد جب وہ بچہ اپنے باپ سے ملتا ہے۔ تو بچہ کو اور باپ کو کس قدر خوشی ہوتی ہے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ سے بھٹکا ہوا بندہ جب خدا سے ملتا ہے اور خدا کے حضور پہنچتا ہے تو بندے کو بھی خوشی ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ بھی راضی ہوتا ہے۔ پس حقیقی عید اگر ہے تو یہی ہے اور یہ عید تو اس عید کی طرف رہنما ہے۔ عید بھی گھر میں اور وطن میں ہی بھلی معلوم ہوتی ہے۔ ایک شخص جنگل میں ہو۔ چاروں طرف درندے ہوں۔ ڈاکو ہوں۔ جان خطرے میں ہو۔ اسے عید کی کیا خوشی ہو سکتی ہے۔ عید تو اُس کی ہے جو گھر میں ہو۔ رشتہ داروں میں ہو۔ احباب میں ہو۔ خطرات سے مامون ہو۔ اسی طرح جو انسان خدا کی راہ سے بھٹکا ہوا ہے۔ ضلالت کے جنگل میں مارا مارا پھر رہا ہے۔ اس کی حقیقی عید کیا ہو سکتی ہے۔ عید تو خوشی کا نام ہے۔ اور خوشی دل کے اطمینان، دل کی راحت سے پیدا ہوتی ہے۔ تمام محبتوں کا مرکز تو اللہ تعالیٰ ہے۔ اسی سے کامل محبت چاہئے اور اسی سے محبت ہو سکتی ہے۔ پس خوشی بھی اسی کو حاصل ہو گی اور حقیقی عید بھی، اسی کی ہو گی جو اپنے مولیٰ کے حضور پہنچا ہو گا۔ کیونکہ تمام قسم کی راحتوں، خوشیوں، عیدوں کا سرچشمہ تو وہی پاک ذات ہے۔ اسی حالت کے نہ ہونے کی وجہ سے مسلمانوں کی عیدیں آجکل ماتم بن گئی ہیں۔ عید آئی اور ان کے گھروں میں جھگڑا شروع ہوا۔ بیوی زیور کے لئے۔ بچے کپڑوں کیلئے چلا رہے ہیں۔ کھانے کا سامان نہیں سو الگ پھر مقروض ہو کر تمام سال دکھ میں گزارتے ہیں۔ یہ عیدیں اسلئے نہ تھیں۔ بلکہ یہ عیدیں تو اپنے اندر ایک اور ہی حقیقت رکھتی تھیں جس سے آج کل کے مسلمان بالعموم غافل ہیں"۔ (الفضل ۳۱ر اکتوبر ۱۹۱۵ء) اللہ تعالیٰ ہمیں حقیقی عید کی خوشیاں نصیب کرے۔ (قریشی محمد فضل اللہ)

ضروری تصحیح

بدر مجریہ ۲ر نومبر ۲۰۰۴ء شمارہ نمبر ۴۴ میں صفحہ ۲ پر اداریہ "مقدس گورو گرنتھ صاحب کا چار سو سالہ جشن" میں بعض غلطیاں رہ گئی ہیں احباب درست فرمالیں۔

(۱) پیراگراف نمبر ۵ کو یوں پڑھیں:

"اب یہ کس قدر ناانصافی ہے کہ ان تمام شرپسند عناصر"

(۲) کالم نمبر ۲ لائن نمبر ۱۰ کو یوں پڑھیں:

"ایک فارسی نظم بعنوان "ظفر نامہ" لکھ کر بھیجی"

(۳) صفحہ ۱۶ کالم نمبر ۲ لائن نمبر ۱۱ کو یوں پڑھا جائے:

"باوجود مغلیہ حکومت کی طرف سے پنجاب میں مقرر کردہ حکام کے گورو گوبند سنگھ جی کے خلاف جنگ کرنے کے"

اداره ان اغلاط کیلئے معذرت خواہ ہے۔ (ادارہ)

خطبہ جمعہ

دعوت الی اللہ ایک احمدی کا بنیادی کام ہے۔ دعوت الی اللہ میں تسلسل، مستقل مزاجی، حکمت اور دعاؤں سے کام لیں۔

دعوت الی اللہ کے لئے عمل صالح بھی بہت ضروری ہے۔

ایک احمدی کی کوئی غلط حرکت ایک اچھے دعوت الی اللہ کرنے والے کے کام پر بھی اثر انداز ہوتی ہے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔فرمودہ ۸/اکتوبر ۲۰۰۴ء بمطابق ۸/اخاء ۱۳۸۳ ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الرحمٰن۔گلاسگو۔(سکاٹ لینڈ۔برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ. اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ﴾

(سورۃ النحل آیت نمبر:126)

اس کا ترجمہ یہ ہے کہ اپنے رب کے راستہ کی طرف حکمت کے ساتھ اور اچھی نصیحت کے ساتھ دعوت دے اور ان سے ایسی دلیل کے ساتھ بحث کر جو بہترین ہو۔ یقیناً تیرا رب ہی اسے جو اس کے راستے سے بھٹک چکا ہو سب سے زیادہ جانتا ہے اور ہدایت پانے والوں پر بھی سب سے زیادہ علم رکھتا ہے۔

اس آیت سے آپ کو اندازہ ہو گیا ہوگا کہ کس مضمون پر میں کچھ کہنے والا ہوں۔ چند ماہ پہلے بھی اسی مضمون یعنی دعوت الی اللہ پر تفصیل سے روشنی ڈال چکا ہوں لیکن اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا یہ تو ایک احمدی کا بنیادی کام ہے اور اس کی طرف جتنی بھی توجہ دلائی جائے کم ہے۔ لندن سے چلتے وقت میرے ذہن میں تھا کہ ملک کے اس حصے میں جماعت کی تعداد بہت کم ہے اور اس طرف جماعت کو توجہ دلانی چاہئے۔ اب کچھ اسائلم (assylum) لینے والے لوگ بھی یہاں آ رہے ہیں۔ اور اس وقت کافی آ چکے ہیں۔ یعنی جو پرانی تعداد تھی اس سے گزشتہ چار سالوں میں دگنی سے زیادہ ہو گئی ہے۔ اگر آپ سب لوگ صحیح طریق پر اس طرف توجہ دیں اور دعوت الی اللہ کریں تو دنیا کمانے کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو بھی حاصل کرنے والے ہوں گے۔ گو کہ تمام برطانیہ میں بلکہ تمام مغربی ممالک میں ہی یہ کمی ہے کہ جس طرح دعوت الی اللہ ہونی چاہئے اس طرح نہیں ہو رہی۔ جس طرح پیغام پہنچانا چاہئے اس طرح نہیں پہنچایا جا رہا۔ لیکن بہرحال مجھے یہ خیال پیدا ہوا کہ سکاٹ لینڈ والوں کو اس طرف توجہ دلانی چاہئے، یہاں رہنے والے احمدیوں کو اس میدان میں آگے آنے کے بارے میں کچھ کہنا چاہئے۔ پھر مجھے امیر صاحب نے سفر کے دوران ہی بتایا کہ یو۔کے۔ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے فرائیڈے دی ٹینتھ (Friday the 10th) کا جو پہلا خطبہ دیا تھا وہ یہاں اس جگہ پر دیا تھا۔ جب آپ یہاں اس (مسجد) کے افتتاح کے لئے تشریف لائے تھے۔ تو مجھے یہ خیال آیا کہ اُس خطبے کو بھی دیکھنا چاہئے کہ آپ نے یہاں کی جماعت کو اُس وقت، آج سے 19 سال پہلے، کیا نصیحت فرمائی تھی۔

یہ خطبہ 10 مئی 1985ء کا تھا۔ جب میں نے دیکھا تو اس میں آپ نے تفصیل سے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا ذکر کیا اور یہ کہ کس طرح مختلف حالات سے گزرتے ہوئے امید اور ناامیدی کی حالت سے گزرتے ہوئے یہ مشن ہاؤس خریدا گیا تھا۔ پھر آپ نے جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے سورۃ فاتحہ کے حوالے سے بتایا کہ ایک بیج ہے جو ہم نے ڈالا ہے اور اس نے پھلنا ہے اور پھولنا ہے، انشاء اللہ۔ آپ نے فرمایا کہ اس افتتاح سے ہم ایک بنیادی اینٹ رکھ رہے ہیں اور اس اینٹ پر آئندہ چل کر وہ عظیم الشان محل تعمیر ہونے ہیں جن پر دنیا بسیرا کرے گی۔ اور پھر آخر میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آج اس جمعہ میں تمام احمدی یہ عہد کریں کہ ہم نے خدا کی مرضی کے مطابق زندہ رہنا ہے اور مرنا ہے اور دین اسلام کا پیغام تمام دنیا میں پھیلانا ہے اور ہم پھیلائیں گے۔ اور فرمایا کہ یہ دعاؤں کے ذریعے سے ہی انجام پائے گا اور اپنے اوپر جنونی کیفیت طاری کرنے سے ہی انجام پائے گا۔ پھر آپ نے سکاٹ لینڈ کی جماعت کو خاص طور پر مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ سب نے اپنے آپ کو اشاعت دین کے لئے وقف کرنا ہے اور اپنے آپ کو اس میں جھونک دینا ہے۔ آج آپ یہ فیصلہ کر کے اٹھیں کہ آپ سکاٹ لینڈ کو خدا اور اس کے دین کے لئے فتح کر کے چھوڑیں گے۔

تو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے بھی یہاں آ کر اسی مضمون پر خطبہ دینے کا دیکھ کر اور پھر مجھے بھی چلنے سے پہلے اس مضمون پر خطبہ دینے کا خیال آنے سے، مَیں اس بات پر اور بھی زیادہ مضبوط ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ ہم اس ملک کے اس حصے میں دعوت الی اللہ میں تیزی پیدا کریں۔ کوشش کریں گے اور دعا کریں گے اور جنون کی کیفیت پیدا کریں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ، اللہ تعالیٰ برکت ڈالے گا۔ ابھی تک یہاں کی مقامی جماعت میں صرف بارہ احمدی ہیں اور آخری بیعت اسی سال مارچ 2004ء میں ہوئی تھی جس میں ایک خاتون اپنی تین بیٹیوں کے ساتھ جماعت میں شامل ہوئی تھیں۔ گویا اس سے پہلے صرف آٹھ مقامی احمدی تھے۔ لیکن میں جو مختلف جگہوں پر گیا ہوں ان لوگوں کی شرافت دیکھ کر مجھے اندازہ ہوا ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ اگر صحیح طور پر پیغام پہنچایا جائے تو یہاں احمدیت کافی پھیل سکتی ہے۔ اب آپ کی تعداد بھی 1985ء کے مقابلے میں بہت زیادہ ہے اور کوئی وجہ نہیں کہ اگر آپ کوشش کریں تو اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج پیدا نہ فرمائے۔ سچے دل سے کی گئی کوشش کو خدا تعالیٰ کبھی ضائع نہیں کرتا۔ آپ لوگوں کو صرف حکمت کے ساتھ چلنے کے طریقے اختیار کرنے پڑیں گے۔

اس آیت میں بھی اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا ہے کہ حکمت کے ساتھ اور اچھی نصیحت کے ساتھ دعوت الی اللہ کرو۔ نئے راستے نکالو تو تمہیں کامیابیاں ملیں گی۔ اب یہاں عموماً لوگ سادہ ہیں اور سب سے اچھی بات ہے کہ نسبتاً باقی ملک سے زیادہ مذہب سے دلچسپی رکھنے والے ہیں۔ جب یہ لوگ آپ کو ایک مذہب کے ماننے والے کی حیثیت سے جانیں گے تو پھر یقیناً بعض سوال بھی ان کے دلوں میں پیدا ہوں گے۔ آج کل مُلّاں نے اور جنونیوں نے جو اسلام کے نام پر اسلام کی بھیانک تصویر دنیا میں قائم کر دی ہے، یا اپنی حرکتوں سے قائم کرنے کی کوشش کرتے ہیں جس کا اسلام اور اس کی تعلیم سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔ تو جب آپ ذاتی رابطوں سے آہستہ آہستہ اس بھیانک تصویر کو ان لوگوں کے ذہنوں سے زائل کریں گے تو یہ آپ کے قریب ہوتے چلے جائیں گے۔ آپ کو دوسروں سے مختلف سمجھیں گے۔ اور یہ رابطے کرنے کے لئے جو بہت سے اسائلم لینے والے یہاں آئے ہوئے ہیں انہیں کام وغیرہ کرنے کی بجائے، خاص وقت سے زیادہ تو کام کرنے کی اجازت نہیں۔ اگر یہاں بھی وہی قانون ہے تو، وہ یہاں بوڑھوں سے بھی رابطے کریں، ان کے لئے تحفے لے کر جائیں، ان کے پاس بیٹھیں، ان سے ہمدردی کریں۔ یہ بھی مغرب کا

بڑا محروم طبقہ ہے۔ ان کے اپنے عزیز رشتے دار، بچے ان کو بوڑھوں کے گھروں میں چھوڑ جاتے ہیں Old people House جسے یہ کہتے ہیں۔ بعضوں کو تو سنا ہے بعض ملکوں میں کئی کئی ہفتے کوئی عزیز رشتے دار نہیں پوچھتا۔ ان بوڑھوں سے جب آپ تعلقات پیدا کریں گے تو ان کی ہمدردی کے ساتھ ساتھ بہت سارے لوگ ہیں جن کو زبان بھی صحیح طریق سے نہیں آتی، آپ اپنی زبان بھی بہتر کر رہے ہوں گے۔ غیر محسوس طریقے پر آپ ان کے پاس بیٹھ کے زبان بھی سیکھ جائیں گے۔ ہوسکتا ہے کہ آپ کے اس جذبہ ہمدردی اور خدمت خلق سے ان کے بعض عزیز بھی آپ کے قریب آجائیں۔ تو یہ رابطے بڑھانے کا ایک ذریعہ ہے۔ اس طرح اور بھی بہت سارے مختلف راستے ہیں۔ کوشش ہو تو آدمی تلاش کر سکتا ہے جو آپ کو حالات کے مطابق نکالنے ہوں گے۔ ہمسایوں سے حسن سلوک ہے، ان کی مدد ہے، ان کے تہواروں پر عیدوں وغیرہ پر (کچھ لوگ تو یہ کرتے بھی ہیں لیکن سارے نہیں کرتے) ان کے لئے تحفے وغیرہ لے کر جائیں ان کو بلائیں، دعوت دیں۔

ہماری عموماً یہ عادت ہے کہ ایک مہم کی صورت میں، مہینے میں ایک دفعہ یا دو مہینے میں ایک دفعہ ایک تبلیغ ڈے منا لیتے ہیں۔ یا سال میں ایک دو دفعہ ہفتہ منا کر اس میں کچھ حد تک لٹریچر تقسیم کر کے سمجھتے ہیں کہ ہم نے حق ادا کر دیا۔ یہ طریق میرے نزدیک ایک حد تک تو ٹھیک ہے لیکن صرف اس پر انحصار نہیں کیا جاسکتا۔ ان کو جب بھی کوئی معلومات یا تعارف آپ پمفلٹ کی صورت میں دیتے ہیں تو پھر اس کی مدد سے آگے رابطے بڑھانے کی ضرورت ہے۔ ورنہ تو پیسہ خرچ کرنے والی بات ہے۔ پھر ایک تسلسل سے یہ چھوٹے پمفلٹ، ان لوگوں تک جن کو دلچسپی ہے ان تک پہنچتے جائیں۔

جیسا کہ میں نے کہا کہ آجکل مُلاں نے اسلام کا جو تصور قائم کیا ہوا ہے، اس کے رد کے لئے، صحیح تعلیم کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان میں یہ پمفلٹ پہنچتے جائیں، یہ پیغام پہنچنا چاہئے۔ ایک ورقہ یا دو ورقہ ان لوگوں تک پہنچے جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دعویٰ وغیرہ ہو۔ اور جیسا کہ میں نے کہا، تسلسل سے یہ پیغام پہنچتے رہنا چاہئے۔ حالات کے مطابق، حکمت سے، پمفلٹ تقسیم کئے جائیں جو عموماً دیئے بھی جاتے ہیں جیسا کہ میں نے کہا بعض جگہوں پر کوشش ہوتی ہے لیکن وہی بات ہے کہ تسلسل قائم نہیں رہتا، رابطے قائم نہیں رہتے اور آپ کی اچھی نصیحت کا حکمت کے ساتھ پھینکا ہوا ایک قطرہ لوگوں پر گرتا ہے لیکن جیسا کہ میں نے کہا تسلسل نہ ہونے کی وجہ سے وہیں وہ قطرہ خشک بھی ہو جاتا ہے۔ اور تسلسل سے گرتے رہنے کی وجہ سے پانی کا جو بہاؤ ہوتا ہے وہ بہاؤ نہیں رہتا۔ اور اللہ تعالیٰ کے اس حکم پر عمل کرنے کی شاذ ہی نوبت آتی ہے کہ ایسی دلیل کے ساتھ بحث کرو جو بہترین ہو۔

اس لئے قرآن کے اس حکم پر عمل کرتے ہوئے دعوت الی اللہ کریں۔ حکمت سے کریں، ایک تسلسل سے کریں، مستقل مزاجی سے کریں، اور ٹھنڈے مزاج کے ساتھ، مستقل مزاجی کے ساتھ کرتے چلے جائیں۔ دوسرے کے جذبات کا بھی خیال رکھیں اور دلیل کے لئے ہمیشہ قرآن کریم اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابوں سے حوالے نکالیں۔ پھر ہر علم، عقل اور طبقے کے آدمی کے لئے اس کے مطابق بات کریں۔ خدا کے نام پر جب آپ نیک نیتی سے بات کر رہے ہوں گے تو اگلے کے بھی جذبات اور ہوتے ہیں۔ نیک نیتی سے اللہ تعالیٰ کے نام پر کی گئی بات اثر کرتی ہے۔ ایک تکلیف سے ایک درد سے جب بات کی جاتی ہے تو وہ اثر کرتی ہے۔ تمام انبیاء بھی اسی اصول کے تحت اپنے پیغام پہنچاتے رہے۔ اور ہر ایک نے اپنی قوم کو یہی کہا ہے کہ میں تمہیں اللہ کی طرف بلاتا ہوں، نیک باتوں کی طرف بلاتا ہوں اور اس پر کوئی اجر نہیں مانگتا۔ یہی ہمیں قرآن کریم سے پتہ لگتا ہے۔

اس آیت کے آخر پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم انتہائی محنت، انتہائی ہمت اور تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے ہوئے یہ کام کرو گے تو اللہ تعالیٰ نیک فطرتوں کو تمہارے ساتھ ملاتا چلا جائے گا۔ انشاء اللہ۔ کیونکہ اس کے علم میں ہے کہ کس نے ہدایت کا راستہ اختیار کرنا ہے اور کون ہے جو چکنا گھڑا ہے جو بھی پانی پھینکو گے وہ نیچے بہہ جائے گا۔ جو بدفطرت ہے اس پر کوئی اثر نہیں ہونا۔ جو آجکل کے مُلاں کی طرح ہیں کہ علم ہوتے ہوئے بھی 'میں نہ مانوں' کی رٹ لگائے رکھیں گے۔ لیکن تمہارا کام یہ ہے کہ اتمام حجت کرو، اپنا پورا زور لگاؤ پھر معاملہ خدا پر چھوڑ دو۔ تمہارا کام یہ ہے کہ دعوت الی اللہ کرتے رہو۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ پہ چھوڑنا ہے تو حکمت اور دانائی سے کرتے رہو اور ان تمام شرائط کے ساتھ کرتے رہو جو اللہ تعالیٰ نے مختلف مواقع پر بیان فرمائی ہیں جن کا میں نے مختصر ذکر بھی کیا ہے۔ تو فرمایا کہ تبھی تم کہہ سکتے ہو کہ ﴿اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ﴾ یعنی میں کامل فرمانبرداروں میں سے ہوں۔ ورنہ یہ فرمانبرداری کے دعوے کیسے ہیں۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے دعوے کیسے ہیں۔ بہر حال اس کے لئے اپنے آپ کو تیار کریں۔ جو ہو چکا وہ ہو گیا، جو گزر گیا وہ گزر گیا لیکن آئندہ کے لئے ہمیں نئے عہد کرنے ہوں گے اور جیسا کہ میں نے کہا حکمت اور دانائی کی باتیں سیکھنے کے لئے قرآن پڑھنے اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب پڑھنے جو قرآن وحدیث کی تشریح اور مزید وضاحتیں ہیں، ان کی طرف توجہ دینی ہوگی اس کے بارے میں میں تفصیلی خطبات پہلے بھی دے چکا ہوں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس آیت کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: "جسے نصیحت کرنی ہو اسے زبان سے کرو۔ ایک ہی بات ہوتی ہے وہ ایک پیرایہ میں ادا کرنے سے ایک شخص کو دشمن بنا سکتی ہے اور دوسرے پیرایہ میں دوست بنا دیتی ہے۔ پس ﴿جَادِلْهُمْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ﴾ کے موافق اپنا عمل درآمد رکھو۔ اسی طرز کلام ہی کا نام خدا تعالیٰ نے حکمت رکھا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے ﴿یُؤْتِی الْحِکْمَةَ مَنْ یَّشَآءُ﴾ (البقرۃ: 270)" (الحکم جلد 7 نمبر 9 مورخہ 10 مارچ 1903ء صفحہ 8)

تو یہ حکمت جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا، ہم سب کو اختیار کرنی ہوگی۔ اپنے دوستوں کا حلقہ وسیع کرنا ہوگا۔ پھر ایک تعارف سے دوسرے تعارف نکلتے چلے جائیں گے۔ اور جب لوگ آپ کو ایک امن پسند اور ٹھنڈے مزاج کا آدمی سمجھتے ہوئے تعارف حاصل کریں تو یقیناً یہ تعارف مزید مضبوط رابطوں میں تبدیل ہوں گے اور پھل لانے والے ثابت ہوں گے۔

لیکن ایک بات یاد رکھیں کہ حکمت اور بزدلی میں فرق ہے۔ حکمت دکھانی ہے اپنے دین کی غیرت رکھتے ہوئے۔ اس بارے میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: "آیت ﴿جَادِلْهُمْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ﴾ کا یہ منشا نہیں ہے کہ ہم اس قدر نرمی کریں کہ مداہنت کر کے خلاف واقعہ بات کی تصدیق کر لیں"۔ (تریاق القلوب. روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 305 حاشیہ)

یعنی حکمت کا مطلب یہ نہیں ہے کہ بزدلی دکھائی جائے، یہ نہیں ہے کہ اپنے قریب لانے کے لئے جو ہماری تعلیم نہیں ہے اس میں بھی ہاں میں ہاں ملائی جائے۔ اگر کوئی یہ کہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا کے بیٹے ہیں تو اس وقت چپ ہو جائیں کہ اس کو حکمت سے قریب لانا ہے۔ یہ تو پھر شرک کے مددگار بننے والی بات ہو جائے گی۔ اور بہت سارے طریقے اور جواب ہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: "یاد رکھو جو شخص سختی کرتا اور غضب میں آجاتا ہے اس کی زبان سے معارف اور حکمت کی باتیں ہرگز نہیں نکل سکتیں۔ وہ دل حکمت کی باتوں سے محروم کیا جاتا ہے جو اپنے مقابل کے سامنے جلدی طیش میں آکر آپے سے باہر ہو جاتا ہے۔ گندہ دہن اور بے لگام کے ہونٹ لطائف کے چشمہ سے بے نصیب اور محروم کئے جاتے ہیں"۔ جو اس طرح سخت کلامی کرتا ہے اس کے منہ سے پھر اچھی باتیں نہیں نکلتیں۔ "غضب اور حکمت دونوں جمع نہیں ہو سکتے۔ جو مغلوب الغضب ہوتا ہے اس کی عقل موٹی اور فہم کند ہوتا ہے۔ اس کو کبھی کسی میدان میں غلبہ اور نصرت نہیں دیئے جاتے۔ غضب نصف جنون ہے جب یہ زیادہ بڑھتا ہے تو پورا جنون ہو سکتا ہے۔"

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 104 جدید ایڈیشن)

اب ہمارے خلاف بھی غصہ اسی لئے جنون کی حد اختیار کر گیا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دفعہ فرمایا تھا کہ دلوں کی کچھ خواہشیں اور میلان ہوتے ہیں جن کی وجہ سے وہ کسی وقت بات سننے کے لئے تیار رہتے ہیں اور کسی وقت اس کے لئے تیار نہیں ہوتے اس لئے لوگوں کے دلوں میں ان میلانات کے تحت داخل ہوا کرو اور اسی وقت اپنی بات کہا کرو جبکہ وہ سننے کے لئے تیار ہوں۔ اس لئے کہ دل کا حال یہ ہے کہ جب اس کو کسی بات پر مجبور کیا جائے تو وہ اندھا ہو جاتا ہے، (یعنی بات قبول کرنے سے انکار کر دیتا ہے)۔ (کتاب الخراج۔ ابو یوسف)

تو یہ ہے حکمت کہ جب بعض حالات ایسے ہوتے ہیں، بعض مواقع ایسے آتے ہیں کہ اس وقت بات کرنی چاہئے جب دل بات سننے کی طرف مائل ہو۔ اس کے لئے بہترین طریق یہی ہے جیسا کہ میں نے کہا کہ اپنے رابطے بڑھائیں۔ مستقل مزاجی ہو، ایک تسلسل ہو تو جب ہی پتہ لگے گا کہ کس وقت کسی کے دل کی کیا کیفیت ہے۔ پھر ایم ٹی اے پہ لایا جا سکتا ہے، مختلف پروگرام دکھائے جائیں، مختلف وقتوں میں آتے

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
الیس اللہ بکاف عبدہ
Manufacturers of : All Kinds of Gold and Silver Ornaments
احمدیہ بھائیوں کیلئے خاص تحفہ یہاں
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں بھی دستیاب ہیں
Main Bazar Qadian (Pb.) Ph. (s) 220489 (R) 220233

ہیں کسی وقت کسی کو کوئی پروگرام پسند آسکتا ہے اور یہ نہیں ہے کہ یہاں کے لوگوں کو ہمارے پروگراموں سے کوئی دلچسپی نہیں۔ سکنتھورپ (Scunthorp) مَیں گیا ہوں تو وہاں ڈاکٹر مظفر صاحب ہیں۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ ان کا ایک انگریز وہاں واقف ہے جو تقریباً باقاعدہ جمعے کے خطبہ سنتا ہے، اور شام کو دوبارہ ریکارڈنگ آتی ہے تو گھر والوں کو یا اس کی جب بیوی پوچھے تو کہتا ہے کہ میں فرائیڈے سرمن (Friday Sermon) سن رہا ہوں۔ وہ عیسائی ہے اور باتوں کا اثر لیتا ہے۔ ڈاکٹر صاحب سے اس نے بعض خطبات کے مضمون بیان کئے کہ یہ بڑی اچھی وقت کی ضرورت ہے۔ جو خطبات بھی آتے ہیں وہ صرف جماعت کے لئے وقت کی ضرورت نہیں بلکہ لوگوں کے لئے وہ فائدہ مند ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کا مزید سینہ کھولے اور اس کو احمدیت قبول کرنے کی بھی توفیق ملے۔ تو بہر حال ایم ٹی اے بھی آجکل تبلیغ کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے جو آج سے 18-19 سال پہلے آپ کے پاس نہیں تھا۔ یہ اسی وقت سنا جائے گا جب آپ لوگوں کے قریبی رابطے ہوں گے۔

پھر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ”چاہئے کہ جب کلام کرے تو سوچ کر اور مختصر کام کی بات کرے۔ بہت بحثیں کرنے سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔ پس چھوٹا سا چٹکلہ کسی وقت چھوڑ دیا جو سیدھا کان کے اندر چلا جائے۔ پھر کبھی اتفاق ہو تو پھر سہی“۔

اب اس انگریز کی جو میں بات کر رہا تھا اس نے جو خطبہ سنا اور جس کی وہ ڈاکٹر صاحب کے پاس بہت تعریف کر رہا تھا وہ لین دین کے معاملات میں جو باتیں کی تھیں ان پر تھا۔ اسی سے وہ بڑا متاثر تھا کہ یہ آجکل کے وقت کی بہت ضرورت ہے۔ تو فرمایا کہ ایسا چٹکلہ چھوڑ دیا جو سیدھا کان کے اندر چلا جائے۔ پھر کبھی اتفاق ہو تو پھر سہی۔“ غرض آہستہ آہستہ پیغام حق پہنچاتا رہے اور تھکے نہیں کیونکہ آج کل خدا کی محبت اور اس کے ساتھ تعلق کو لوگ دیوانگی سمجھتے ہیں۔ اگر صحابہ اس زمانے میں ہوتے تو لوگ انہیں سودائی کہتے اور وہ انہیں کافر کہتے۔ دن رات بیہودہ باتوں اور طرح طرح کی غفلتوں اور دنیاوی فکروں سے دل سخت ہو جاتا ہے۔ بات کا اثر دیر سے ہوتا ہے“۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی مثال دے رہے ہیں کہ: ”ایک شخص علی گڑھی غالباً تحصیلدار تھا“۔ آپ لوگ تو سارے جانتے ہیں کہ تحصیلدار کیا ہوتا ہے۔ فرمایا کہ ایک تحصیلدار تھا۔ ”مَیں نے اس کو کچھ نصیحت کی۔ وہ مجھ سے ٹھٹھا کرنے لگا۔“ مذاق کرنے لگا۔ ”مَیں نے دل میں کہا مَیں بھی تمہارا پیچھا نہیں چھوڑنے کا۔ آخر باتیں کرتے کرتے اس پر وہ وقت آگیا کہ وہ یا تو مجھ پر تمسخر کر رہا تھا یا چیخیں مار مار کر رونے لگا۔ بعض اوقات سعید آدمی ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے شقی ہے“۔ یعنی بعضوں کی اچھی فطرت بھی ہوتی ہے لیکن لگتا اس طرح ہی ہے جس طرح یہ لوگ سخت دل کے ہیں۔ ”یاد رکھو ہر قفل کے لئے ایک کلید ہے۔ بات کے لئے بھی ایک چابی ہے۔ وہ مناسب طرز ہے۔ جس طرح دواؤں کی نسبت میں نے ابھی کہا ہے کہ کوئی کسی کے لئے مفید اور کوئی کسی کے لئے مفید ہے۔“ یہ پیرا میں نے لیا ہے اس سے پہلے دواؤں کا بیان چل رہا ہوگا فرماتے ہیں: ”ایسے ہی ہر ایک بات ایک خاص پیرائے میں خاص شخص کے لئے مفید ہو سکتی ہے۔ یہ نہیں کہ سب سے یکساں بات کی جائے۔ بیان کرنے والے کو چاہئے کہ کسی کے برا کہنے کو برا نہ منائے بلکہ اپنا کام کئے جائے اور تھکے نہیں۔ امراء کا مزاج بہت نازک ہوتا ہے اور وہ دنیا سے غافل بھی ہوتے ہیں۔ بہت باتیں سن بھی نہیں سکتے۔ انہیں کسی موقع پر کسی پیرائے میں نہایت نرمی سے نصیحت کرنا چاہئے۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 144 جدید ایڈیشن)

پھر آپ نے فرمایا کہ: ”دنیا میں تین قسم کے آدمی ہوتے ہیں۔ عوام، متوسط درجے کے امراء“۔ فرمایا کہ: ”عوام عموماً کم فہم ہوتے ہیں“۔ تھوڑی عقل والے ہوتے ہیں۔ ”ان کی سمجھ موٹی ہوتی ہے۔ اس لئے ان کو سمجھانا بہت ہی مشکل ہوتا ہے“۔ جو بالکل ان پڑھ ہو یہاں تو اللہ کے فضل سے آپ کو ایسے لوگ نہیں ملتے۔ لیکن ہمارے ملکوں میں ایسے ہوتے ہیں۔ ”امراء کے لئے سمجھانا بھی مشکل ہوتا ہے کیونکہ وہ نازک مزاج ہوتے ہیں اور جلد گھبرا جاتے ہیں اور ان کا تکبر اور تعلّی اور بھی سدّ راہ ہوتی ہے۔ اس لئے ان کے ساتھ گفتگو کرنے والے کو چاہئے کہ وہ اُن کی طرز کے موافق ان سے کلام کرے۔ یعنی مختصر مگر پورے مطلب کو ادا کرنے والی تقریر ہو“۔ فرمایا کہ عوام کو تبلیغ کرنے کے لئے تقریر بہت ہی صاف اور عام فہم ہونی چاہئے اور اوسط درجہ کے لوگ فرمایا کہ ”زیادہ تر یہ گروہ اس قابل ہوتا ہے کہ ان کو تبلیغ کی جاوے۔ وہ بات کو سمجھ سکتے ہیں اور ان کے مزاج میں وہ تعلّی اور تکبر اور نزاکت بھی نہیں ہوتی جو امراء کے مزاج میں ہوتی ہے۔ اس لئے ان کو سمجھانا بہت مشکل نہیں ہوتا“۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 161-162 جدید ایڈیشن)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے جب حضرت قاضی محمد عبداللہ صاحب کو لندن بھجوایا تو اسی اصول کے تحت یہ بھی نصیحت فرمائی کہ گاؤں کے لوگ حق کو مضبوطی سے قبول کیا کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا لندن سے دور کسی چھوٹے سے گاؤں میں جا کر رہیں۔ یعنی کچھ وقت گزاریں، دعائیں کریں اور دعوت کریں اور پھر دیکھیں کہ دعوت الی اللہ کا کتنا اثر ہوتا ہے۔ لیکن ساتھ یہ بھی نصیحت کر دی کہ یاد رکھیں کہ یہ لوگ سختی بھی کریں گے لیکن سمجھیں گے بھی۔ اس لئے سختی سے گھبرانا نہیں ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ”جس قدر زور سے باطل حق کی مخالفت کرتا ہے اسی قدر حق کی قوت اور طاقت تیز ہوتی ہے“۔ یعنی جھوٹ سچ کی جتنا مخالفت کرتا ہے اتنی ہی سچ کی طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔ ”زمینداروں میں بھی یہ بات مشہور ہے کہ جتنا جیٹھ ہاڑ تپتا ہے اسی قدر ساون میں بارش زیادہ ہوتی ہے“۔ یعنی جتنی زیادہ گرمی ہو اتنا بارش زیادہ آجاتی ہے، بارشوں کے موسم میں۔ ”یہ ایک قدرتی نظارہ ہے۔ حق کی جس قدر زور سے مخالفت ہو اسی قدر وہ چمکتا اور اپنی شوکت دکھاتا ہے۔ ہم نے خود آزما کر دیکھا ہے۔ جہاں جہاں ہماری نسبت زیادہ شور و غل ہوا ہے وہاں ایک جماعت تیار ہوگئی اور جہاں لوگ اس بات کو سن کر خاموش ہو جاتے ہیں وہاں زیادہ ترقی نہیں ہوتی“۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 310-311)

آپ بھی، جو لوگ باہر نکل سکتے ہیں باہر نکلیں، دعائیں کرتے ہوئے یہاں کی جو چھوٹی جگہیں ہیں ان میں رابطے بڑھائیں۔ اور ان لوگوں میں نسبتاً سادگی زیادہ ہوتی ہے۔ یہاں بھی چھوٹے قصبوں میں سادگی زیادہ ہے۔ تو پھر انشاء اللہ تعالیٰ ایک موقع ایسا آئے گا کہ باہر سے ہمارا پیغام اندر بڑے شہروں میں آنا شروع ہوگا پہنچنا شروع ہوگا۔ کیونکہ مقامی لوگ ہی اس کو پھیلائیں گے اور یہ مَیں نے مختلف ملکوں میں بھی دیکھا ہے کہ جہاں بھی احمدی چھوٹی جگہوں پر ایکٹو (active) ہیں۔ ان کے رابطے بڑی جگہوں کی نسبت زیادہ ہیں۔ اور وہاں مقامی لحاظ سے جو بڑے لوگ ہیں، رابطوں میں ان کو بھی وہ لے آتے ہیں، عوام کو بھی لے آتے ہیں، اوسط درجے کے لوگوں کو بھی لے آتے ہیں۔ لیکن جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا ہے کہ ہماری کوشش اور رابطوں میں اور دعاؤں میں بہت کمی ہے۔ یہ بڑھانے کے ساتھ ساتھ دعاؤں کی طرف بھی بہت توجہ دینی ہوگی۔

حضرت مصلح موعودؓ نے حضرت قاضی عبداللہ صاحب کو ایک یہ نصیحت بھی فرمائی تھی کہ دعاؤں پر بہت زور دینا ہے۔ اور صرف اپنی کوشش پہ کبھی انحصار نہیں کرنا۔ اور پھر ایک یہ نصیحت فرمائی تھی کہ قرآن کریم اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا غور سے مطالعہ کریں تو اس سے بھی انشاء اللہ علم میں اضافہ ہوتا ہے۔ اور پھر یہ فرمایا کہ اپنی سوچ اونچی رکھیں۔ دل میں یہ رکھیں کہ آپ نے یورپ کو فتح کرنا ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان لوگوں نے تو ماننا نہیں۔ ان میں سے بھی سعید فطرت لوگ پیدا ہو سکتے ہیں اور انشاء اللہ ہوں گے اور ہو رہے ہیں۔ میں پھر یہی کہتا ہوں کہ سوچ اونچی رکھیں جس طرح حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا۔ اور مستقل مزاجی سے کام کرتے رہیں اور صرف دنیا کمانے کی طرف ہی توجہ نہ دیں بلکہ احمدیت کا پیغام پہنچانے کی طرف بھی توجہ دیں۔ جب آپ احمدیت کے نام پر یہاں اسائلم لیتے ہیں تو احمدیت کی خدمت کا بھی حق ادا کریں اور پیغام پہنچائیں نہ کہ یہاں کی رنگینیوں میں گم ہو جائیں۔ تو اگر اس طرح اللہ تعالیٰ کے آگے جھکتے ہوئے اور کوشش سے پیغام پہنچائیں گے تو خدا تعالیٰ انشاء اللہ برکت ڈالے گا۔ اللہ کرے کہ آپ سنجیدگی سے اس بارے میں کوشش کریں۔

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
بَجِّلُوا الْمَشَائِخَ
بزرگوں کی تعظیم کرو
طالب دعا: کے از اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AutoTraders
16 بینکو لین کلکتہ 70001
دکان 2248.1652, 2248.5222
2243.0794
رہائش: 2237-0471, 2237-8468

تبلیغ دین و نشر ہدایت کے کام پر مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے
JANIC EXIMP
Manufacturers & Exporters of all kinds of fashion Leather Products & General Order Suppliers & Importers.
Office: 16 D, Topsia, 2nd Lane, Mullapara, Near Star Club, Calcuta -700039
Ph. 3440150 Tel Fax : 3440150 Pager No : 9610-606266

لیکن یہ بھی یادرکھیں کہ جہاں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ دعوت الی اللہ کرو وہاں یہ بھی شرط ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والا نیک اعمال بجالانے والا ہو۔اور وہی داعی الی اللہ فرمانبرداروں میں سے ہے جو نیک عمل بھی کر رہا ہے۔ یہ نہیں کہ دوسروں کو تبلیغ ہو اور خود نمازوں کی بھی کوئی پابندی نہ ہو، لوگوں کے حق ادا کرنے والے نہ ہوں، عزیزوں رشتہ داروں سے حسن سلوک سے پیش آنے والے نہ ہوں۔ کیونکہ برکت بھی اسی داعی الی اللہ کے کام میں پڑے گی جس کے اپنے عمل بھی ایسے ہوں گے کہ جو دینی تعلیم سے مطابقت رکھتے ہوں گے۔ یہاں کے لوگ بڑے ہوشیار ہیں۔ آپ کی ذراسی کوئی غلطی کو پکڑ کر وہ آپ کو بتائیں گے۔ اور یہ ہر جگہ ہوتا ہے۔ اس لئے قانون کی پابندی کرنا بھی ہمارا فرض ہے۔ اور اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کرنا بھی ہمارا فرض ہے۔ اور پھر اس کے ساتھ ساتھ عبادت کے اعلیٰ معیار قائم کرنا بھی ہمارا فرض ہے۔ کیونکہ یہی اسلام کی تعلیم ہے کہ تبلیغ اس بات کی کرو یہی اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ وہ بات کہو جس پر سو فیصد خود بھی عمل کر رہے ہو۔ برکت تبھی پڑے گی ورنہ تو تم خود بھی ہو سکتا ہے کہ کہہ کچھ رہے ہو اور کر کچھ رہے ہو اور تمہارا گناہ گاروں میں بھی شمار ہو سکتا ہے۔ جیسے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ. كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ﴾ (الصف: 3-4) کہ اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو تم کیوں وہ کہتے ہو جو کرتے نہیں۔ اللہ کے نزدیک یہ بہت بڑا گناہ ہے کہ تم وہ کہو کہ جو تم کرتے نہیں۔

تو داعی الی اللہ کے لئے اپنے پاک نمونے بھی قائم کرنا بہت ضروری ہے اور یہ ہر ایک کو ذہن میں رکھنا چاہئے کہ چاہے کوئی دعوت الی اللہ کرتا ہے یا نہیں کرتا۔ ہر احمدی کو یہ ذہن میں رکھنا چاہئے کیونکہ وہ جب احمدیت کی طرف منسوب ہوتا ہے تو لوگوں کی اس پر نظر رہتی ہے۔ اس کا کوئی بھی غلط کام، غلط حرکت، احمدیت کو جھٹلاتے ہیں۔ اور ایک احمدی کی کوئی بھی غلط حرکت ایک اچھے دعوت الی اللہ کرنے والے کے کام پر بھی اثر انداز ہوتی ہے۔ اس لئے اگر خود دعوت الی اللہ نہیں کر سکتے تو کم از کم اپنے اعمال اتنے درست ہوں کہ دوسرے داعیان الی اللہ کی مدد ہو سکے۔ کبھی کوئی انگلی آپ پہ یہ کہتے ہوئے نہ اٹھے کہ پہلے اپنوں کو تو سنبھالو، پہلے اپنے لوگوں کی حالت تو درست کرو۔ اس لئے ہر احمدی اپنی اصلاح کی طرف ہمیشہ کوشش کرے، توجہ دیتا رہے۔ اپنے آپ کو اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت سے منسوب رکھنا ہے تو اپنی اصلاح بھی ہمیں کرنی ہوگی تاکہ کوئی بھی شخص جماعت کا، اسلام کا پیغام پہنچانے میں روک نہ بنے۔

بہرحال دعوت الی اللہ کے لئے عمل صالح بھی بہت ضروری ہے اور جب اپنے عمل نیک ہوں گے تو آپ دوسروں کو کہنے میں بھی حق بجانب ہوں گے۔ ورنہ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کہتے کچھ ہو اور کرتے کچھ ہو۔ اس طرح تو تم گناہ گار بن رہے ہو۔ ثواب لینا تو علیحدہ رہا، گناہ میں حصہ لے رہے ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ’’اسلام کی حفاظت اور سچائی کے ظاہر کرنے کے لئے سب سے اول تو وہ پہلو ہے کہ تم سچے مسلمانوں کا نمونہ بن کر دکھاؤ۔ اور دوسرا پہلو یہ ہے کہ اس کی خوبیوں اور کمالات کو دنیا میں پھیلاؤ‘‘۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 615 جدید ایڈیشن)

آپ نے یہاں دو باتیں بیان فرمائیں اور اسی قرآنی حکم کے تحت بیان فرمائیں۔ کہ پہلے اپنے نمونے درست کرو، اپنی حالت درست کرو، اپنے اعمال درست کو، پھر دعوت الی اللہ کرو تبلیغ کرو، اللہ تعالیٰ اس میں برکت ڈالے گا۔ انشاء اللہ

پھر آپ فرماتے ہیں: ’’آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد مدینے کی کیا حالت ہو گئی تھی۔ ہر ایک حالت میں تبدیلی ہے۔ پس اس تبدیلی کو مدنظر رکھو اور آخری وقت کو ہمیشہ یاد رکھو۔ آنے والی نسلیں آپ لوگوں کا منہ دیکھیں گی۔ اور اسی نمونہ کو دیکھیں گی۔ اگر تم پورے طور پر اپنے آپ کو اس تعلیم کا عامل نہ بناؤ گے تو گویا آنے والی نسلوں کو تباہ کرو گے‘‘۔

پھر دعوت الی اللہ تو ہے ہی جو ہمارا کام ہے اگر اپنے نمونے نیک نہیں ہوں گے تو اپنی نسلوں کو بگاڑنے والے ہوں گے۔ کیونکہ وہ بھی آپ کا نمونہ دیکھ رہی ہوں گی۔ ’’انسان کی فطرت میں نمونہ پرستی ہے۔ وہ نمونہ سے بہت جلد سبق لیتا ہے۔ ایک شرابی اگر کہے کہ شراب نہ پیو، یا ایک زانی کہے کہ زنا نہ کرو، ایک چور دوسرے کو کہے کہ چوری نہ کرو تو ان کی نصیحتوں سے دوسرے کیا فائدہ اٹھائیں گے۔ بلکہ وہ تو کہیں گے کہ بڑا ہی خبیث ہے۔ وہ جو خود کرتا ہے اور دوسروں کو اس سے منع کرتا ہے۔ جو لوگ خود ایک بدی میں مبتلا ہو کر اس کا وعظ کرتے ہیں وہ دوسروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں۔ دوسروں کو نصیحت کرنے والے اور خود عمل نہ کرنے والے بے ایمان ہوتے ہیں اور اپنے واقعات کو چھوڑ جاتے ہیں۔ ایسے واعظوں سے دنیا کو بہت بڑا نقصان پہنچتا ہے‘‘۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ 518 جدید ایڈیشن)

خدا کرے کہ ہم دعوت الی اللہ کی طرف توجہ دینے والے بھی ہوں اور عمل صالح کرنے والے بھی ہوں۔ تبھی ہم کہہ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں احمدیت میں شمولیت کی صورت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبول کرنے کی وجہ سے جو انعام دیا ہے اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں اور شکر گزار بندے بنتے ہیں اور شکر گزار ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور جب یہ شکر گزاری قائم رہے گی اور عمل بھی قائم رہیں گے ساتھ ساتھ چلتے رہیں گے تو تبھی ہم اللہ تعالیٰ کے کامل فرمانبرداروں میں شمار ہوں گے۔

پس جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ گزشتہ کوتاہیوں پر خدا تعالیٰ سے معافی مانگیں اور مغفرت طلب کریں اور آئندہ ایک جوش اور ایک دلولے اور جذبے کے ساتھ احمدیت کے پیغام کو دنیا میں پھیلانے کے لئے آگے بڑھیں۔ ابھی دنیا کے بلکہ اس صوبہ کے، سکاٹ لینڈ کے بہت سے حصے ایسے ہیں جہاں احمدیت کا پیغام نہیں پہنچا، کسی کو احمدیت کے بارے میں پتہ ہی نہیں ہے۔ پس بہت زیادہ کوششوں کی ضرورت ہے، دعاؤں کی بھی ضرورت ہے تبھی ہم اس دعوے میں سچے ہو سکتے ہیں کہ ہم تمام دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے لے کر آئیں گے انشاء اللہ۔ اور اسی لئے ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کی ہے اور آپ کی بیعت میں شامل ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اور یہ سب کچھ حاصل کرنے کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ والسلام نے جو نسخہ ہمیں دیا ہے وہ یہ ہے۔

آپ فرماتے ہیں کہ: ’’ہمارے غالب آنے کے ہتھیار استغفار، توبہ، دینی علوم کی واقفیت، خدا تعالیٰ کی عظمت کو مدنظر رکھنا اور پانچوں وقت کی نمازوں کو ادا کرنا ہیں۔ نماز دعا کی قبولیت کی کنجی ہے۔ جب نماز پڑھو تو اس میں دعا کرو اور غفلت نہ کرو اور ہر ایک کی بدی سے خواہ وہ حقوق الٰہی سے متعلق ہو، خواہ حقوق العباد کے متعلق ہو بچو‘‘۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 303)

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے۔

❀❀❀❀ ❀❀❀❀ ❀❀❀❀

J. K. JEWELLERS
KASHMIR JEWELLERS
Shivala Chowk Qadian (INDIA)
جے کے جیولرز
کشمیر جیولرز
Mfrs & Suppliers of :
GOLD & DIAMOND JEWELLERY
Lucky Stones are Available hear
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں
خاص احمدی احباب کیلئے
الیس اللہ بکاف عبدہ
Ph. 01872-221672,(S) 220260 (R) Mobile: 9814758900 E-mail: kashmirsons@yahoo.co.in

شریف جیولرز
روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
0092-4524-214750 ریلوے روڈ
0092-4524-212515 اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

دعاؤں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی
اسد محمود بانی
BANI ®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات
Our Founder :
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES ★ BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700072
کلکتہ
SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

حفاظت ریش

(از۔حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب رضی اللہ عنہ)

شریعت کا حکم داڑھی کے متعلق

آنحضرت ﷺ نے نہ صرف یہ کہ خود داڑھی رکھی بلکہ اپنی اُمت کو اس کے رکھنے کا صاف اور واضح طور پر ارشاد بھی فرمایا ہے چنانچہ فرمایا:۔

قصوا الشوارب واعفواللّحی

(ترمذی ابواب الاستیذان والآداب)

یعنی اے مسلمانو! تمہاری مونچھیں کتری ہوئی ہوں اور داڑھی موجود ہو اور رکھی ہوئی ہو۔

اس سے معلوم ہوا کہ یہ سنت نبویؐ ہے کیونکہ سنت وہی فعل ہے جو آنحضرت صلعم خود بھی کریں اور دوسروں کو بھی حکم کریں کہ ایسا کرو۔ سو یہ دونوں باتیں اس امر میں ثابت ہیں۔

آنحضرت صلعم کا حکم خدا ہی کا حکم ہے: اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا وما اتکم الرسول فخذوہ ومانھا کم عنہ فانتھوا (الحشر) یعنی یہ رسول تم کو جو حکم دے تم اس کو مانو اور جس چیز سے تم کو منع کرے اس سے باز رہو۔

داڑھی رکھنا انبیاء کی سنت ہے

اس بات سے تو کسی اہل علم کو اختلاف نہ ہوگا کہ تمام انبیاء علیہم السلام داڑھی رکھتے تھے اور اچھی لمبی رکھتے تھے قرآن مجید میں حضرت ہارونؑ کی داڑھی کا صاف ذکر ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اکثر احادیث میں آتا ہے کہ آپ لمبی داڑھی رکھتے تھے حالانکہ اہل کتاب اور اہل فارس میں اُس زمانہ میں بھی داڑھی منڈوانے کا عام رواج تھا پھر اس زمانہ میں حضرت مسیح موعودؑ کو دیکھنے والے یا آپؑ کی تصویر کو دیکھنے والے بتا سکتے ہیں کہ حضورؑ کی ریش مبارک کتنی بڑی اور موزوں اور خوبصورت تھی اس کے سوا حضرت مسیح ناصریؑ کی جتنی تصاویر بنائی جاتی ہیں سب میں اُنکی داڑھی موجود ہے۔ حضرت ابوالانبیاء ابراہیمؑ کے چہرہ پر بھی داڑھی تھی کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ صحابہؓ سے فرمایا کہ اگر تم کو ابراہیم کی شکل و ہیئت دیکھنی ہو تو مجھے دیکھ لو۔ اس کے سوا جتنی تاریخوں یا کتب قدیمہ یا تصاویر یا مجسموں سے پتہ لگتا ہے وہ یہی ہے کہ جملہ انبیاء علیہ السلام اس سنت کے پابند تھے برخلاف اس کے کسی ایک نبی کے متعلق بھی یہ پتہ نہیں چلتا کہ وہ داڑھی منڈواتے ہوں۔

اولیاء کرام کا بھی یہی دستور تھا

نہ صرف انبیاءؑ بلکہ تمام اولیاء بھی اسی سنت کے پابند تھے نہ صرف اسلام کے اولیاء بلکہ اگلی اُمتوں کے بھی جتنے مشہور بزرگ گزرے ہیں اور جن کو مقربین بارگاہ الٰہی کہا جاتا ہے اسی طریقہ کے پابند تھے اور اسلام کی چونکہ تمام تاریخ محفوظ ہے اس لئے مخصوص طور پر اسلام کے متعلق ہم کو یہ معلوم ہے کہ ہزاروں، لاکھوں اولیاء کرام میں سے ایک بھی داڑھی منڈا نہ تھا۔

تمام خلفائے راشدینؓ، تمام صحابہؓ تمام ائمہ، تمام صوفیا کرام، تمام مجددین اور اکابر دین سب اسی سنت کے بشدت پابند تھے۔ یہاں تک کہ اکثر بادشاہان اسلام کی جو تصاویر دیکھنے میں آتی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بھی داڑھی کو شعار اسلام سمجھ کر باقاعدہ رکھتے تھے اسی طرح حضرت باوانانک صاحب رحمۃ اللہ علیہ جو سکھوں کے بانی اور سب سے بڑے گورو ہیں ان کی تصاویر دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بھی ایک مقطع اور عمدہ داڑھی اپنے چہرہ پر رکھتے تھے۔

غرض ہم دعویٰ سے کہتے ہیں کہ کوئی شخص کسی مسلمہ بزرگ کا نام نہیں پیش کر سکتا جس کی بابت وہ یہ ثابت کر سکے کہ وہ داڑھی منڈواتے تھے۔

نہ صرف بزرگ لوگ بلکہ تمام مسلمان داڑھیاں رکھتے تھے۔

احکام اسلامی کا یہ اثر تھا کہ موجودہ زمانہ سے پہلے تمام عالم اسلامی کے لوگ داڑھیاں رکھتے تھے صرف کچھ شیعہ لوگ منڈوایا کرتے تھے اسلامی حکومت کا یہاں تک اثر تھا کہ ہندوستان میں اکثر ہندو بھی داڑھی رکھتے تھے جیسا کہ واقف لوگ جانتے ہیں۔

داڑھی رکھنے سے کیا مراد ہے

اسلام نے ہر چیز کو متوسط حد پر قائم کیا ہے اور افراط و تفریط کے طریقہ سے بچایا ہے داڑھی چھوڑنے کے حکم سے ایک طرف تو یہ مراد ہے کہ اسے منڈاؤ نہیں اور دوسری طرف یہ بھی مطلب نہیں کہ داڑھی کو بالکل اپنی اصل خود رو حالت پر چھوڑ دو اور اس کی تزئین اور درستی نہ کرو اور حد اعتدال پر اسے نہ رکھو جہاں داڑھی رکھنے کا حکم آپؐ نے فرمایا ہے وہیں احادیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ خود آپؐ بھی اپنی ریش مبارک کے زائد اور دور کرنے کے لائق بالوں کو کٹوا دیتے تھے۔ چنانچہ صحاح ستہ (ترمذی) میں یہ حدیث موجود ہے کہ حضور علیہ السلام طول اور عرض دونوں طرف سے ریش مبارک کی حجامت کروا دیتے تھے۔

یہی طریقہ ہم نے حضرت مسیح موعودؑ کا بھی دیکھا ہے آپؑ کے پاس نائی ہر جمعہ کو آتا تھا اور حجامت میں بڑے ہوئے اور فالتو بال داڑھی کے تراشے جاتے تھے اور آپؑ اُسے ایک خوبصورت موزوں صورت میں قائم رکھتے تھے پس اسلام کے دوسرے تمام احکام کی طرح داڑھی کے متعلق بھی اعتدال کا عمل ثابت ہوتا ہے کہ نہ تو اسکو خود رو حالت پر چھوڑ دو اور نہ اُسے بالکل صاف کر دو بلکہ وہ زینت ہے اور چہرہ کی زیبائش ہے اسلئے اس کو مناسب درست اور خوبصورت حالت میں قائم رکھو۔

چونکہ داڑھی مرد کے چہرہ کی زینت اور حسن ہے اسلئے اسلام نے اس کو رکھنے کا حکم دیا ہے۔ اس لئے اس زینت کو زینت کے رنگ میں رکھو۔ یعنی چہرہ کی وضع اور بناوٹ کے مناسب حال اور خوبصورت بنا کر رکھو۔ اسلام مذہب حسن ہے اور اس وضع کو کبھی پسند نہیں کرتا جسے دیکھ کر لوگوں کو کراہت آئے یا چہرہ بدنما ہو جائے۔

داڑھی کی حد بست

زیادہ سے زیادہ حد داڑھی کی یکمشت و دوانگشت ہے یہ میں نے حضرت مسیح موعودؑ سے سنا ہے فرمایا کہ اتنی داڑھی رکھو کہ باقی کو مناسب طور پر کٹوا دینا چاہئے۔ اور کم از کم حد یہ ہے کہ منڈی ہوئی نہ ہو یعنی لوگ دیکھ کر یہ سمجھیں کہ فلاں شخص کے منہ پر داڑھی ہے۔ اتنی باریک نہ کی جائے کہ لوگ یہ سمجھیں اور کہیں کہ داڑھی نہیں ہے صرف ایک بہانہ ہے۔ اس زمانہ میں عیسائیوں اور ہندوؤں نے تفریط سے کام لیا ہے اور سکھوں نے افراط سے۔

اس زمانہ میں مسلمانوں میں داڑھی منڈانا کہاں سے آیا

اس زمانہ میں انگریزوں کے فیشن کی متابعت میں مسلمان نوجوان جو انگریزی تعلیم کیلئے ولایت گئے اُنہوں نے سب سے پہلے اس کام کو شروع کیا پھر رفتہ رفتہ یہاں کے طلباء اور ملازمین بھی انکے پیچھے لگ گئے۔ اور الناس علی دین ملوکھم (یعنی لوگ بادشاہ وقت کا فیشن اختیار کر لیتے ہیں) کے مطابق رفتہ رفتہ اب یہ حالت ہوگئی کہ بڑے بڑے دین دار خاندانوں اور علماء کی اولاد بھی اس فیشن میں مبتلا ہوگئی اور میں نے تو یہاں تک دیکھا ہے کہ بعض باپ اپنے نوجوان بیٹوں کو نصیحت کرتے ہیں کہ ارے بیوقوف روز کیوں نہیں اُسترا پھرواتا اور داڑھی بچاری تو کیا اب تو مونچھوں بلکہ بھوؤں پر بھی استرا پھرنے لگا ہے۔

داڑھی کے فوائد

یہ ضروری ہے کہ چونکہ شریعت کا حکم ہے اس لئے اس میں کچھ فوائد بھی ہوں۔ چنانچہ کچھ فوائد اس کے ہم مندرجہ ذیل عبارت میں بیان کرتے ہیں۔

ا۔ داڑھی مرد کے چہرہ کی زیبائش اور زینت ہے۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ اگر کسی شخص کی داڑھی قدرتی طور پر بالکل نہ نکلے (ایسے آدمی کو اُردو میں خوجہ اور پنجابی میں کھودا کہتے ہیں) تو خواہ اس کے باقی سب عزیز و اقارب داڑھی منڈواتے ہوں اور وہ بھی ایسا ہی ارادہ رکھتا ہو مگر وہ بے چارہ ڈاکٹروں اور طبیبوں کے ہاں مارا مارا پھرتا ہے اور یہی کوشش کرتا ہے کہ کسی طرح اسکی داڑھی نکل آئے خوجہ یا کھودا ہونے کو وہ عیب اور بد صورتی سمجھتا ہے۔ حالانکہ اسے خوش ہونا چاہئے تھا کہ داڑھی قدرتی منڈی ہوئی نکلی۔ مگر ایسا نہیں ہے میرے پاس متعدد ایسے آدمی آئے جو کھودے تھے یا جنکی صرف ٹھوڑی پر داڑھی تھی۔ اور رخساروں پر نہ تھی اور وہ منڈواتے تھے۔ مگر چاہتے یہی تھے کہ کسی طرح چہرہ پر سب طرف سے داڑھی نکل آئے۔ غرض مرد کے چہرے پر داڑھی کا نہ ہونا چونکہ اس کے لئے مصیبت اور بدصورتی سمجھا جاتا ہے اس لئے اسکی موجودگی ضرور زیبائش اور زینت ہے خواہ فیشن پرست اس کا انکار ہی کریں۔

۲۔ قدرت نے مرد اور عورت میں داڑھی کا وجود ایک بین تمیز کیلئے رکھا ہے۔ اس قسم کی تمیز تمام بڑے حیوانات کے نر و مادہ میں ہوتی ہے۔ اور نر کی خوبصورتی پر دلالت کرتی ہے پس مرد کے مردانہ خواص اور علامات کو مٹا کر عورتوں سے مشابہ ہونا کسی صورت سے درست نہیں۔

میں نے ایک دفعہ ایک عورت سے پوچھا کہ اگر مرد داڑھی منڈوائے تو کیا حرج ہے۔ اُس کے منہ سے بے اختیار فوراً یہ نکلا ''داڑھی سے مرد کے چہرے پر نور برستا ہے منڈی ہوئی داڑھی والے کے چہرے پر تو پھٹکار برستی ہے۔'' یہ عورت کی گواہی ہے۔

۳۔ داڑھی سے مرد کا رعب قائم ہوتا ہے مرد دُنیا پر حکومت کرنے کیلئے پیدا ہوا ہے۔ اور حکومت کیلئے جہاں اور چیزوں کی ضرورت ہے وہاں رعب بھی ایک ضروری چیز ہے اور داڑھی سے مرد کا رعب اور عظمت بڑھ جاتی ہے اور رعب بھی ایک خوبی اور خوبصورتی ہے

۴۔ داڑھی کا ملک کی آب و ہوا سے بہت تعلق ہے جس ملک میں سردی زیادہ ہو وہاں کے لوگوں کی داڑھیاں بڑی بڑی ہوتی ہیں۔ سخت گرم ملکوں میں داڑھی ہلکی ہلکی بلکہ ندارد ہوتی ہے سو قدرت کی طرف سے یہ گلے اور گردن کو سردی کے اثر سے بچانے کیلئے مفلر کا کام دیتی ہے اور صحت کے لحاظ سے فائدہ کی چیز ہے

عورتوں اور بچوں میں قدرتی طور پر گردن میں چربی زیادہ ہوتی ہے اور وہ بجائے اس کے گلے کو گرم رکھنے کا کام دیتی ہے۔ مردوں میں جوان ہو کر وہ چربی دور ہو جاتی ہے اور بالوں کا مفلر اس کا قائمقام ہو جاتا ہے اگر داڑھی نہ ہو تو سردی کے موسم میں اسکی جگہ مردوں کو کوئی اور طریقہ گلے کو گرم رکھنے کا استعمال کرنا پڑتا ہے۔ پس یہ ایک قدرتی ضرورت بھی ہے اس کے سوا خنازیر کا مرض بھی بے داڑھی والوں میں زیادہ دیکھا گیا ہے۔

یہ تو ہوئے جسمانی فوائد اب اخلاقی فائدہ بھی سن لیں

داڑھی جب نکل آتی ہے تو انسان یہ سمجھنے لگتا ہے کہ

میں اب بچہ نہیں رہا اور پھر بچپن کی حرکات اور بعض بُرے کاموں سے بچنے لگتا ہے اس میں حیا، ضبط اور طفلانہ بیہودگیوں سے روک پیدا ہوتی ہے اور بعض لڑکوں میں جو حسین کہلانے اور معشوق بننے اور حسن پرستی کی خراب عادتیں پڑ جاتی ہیں وہ بھی داڑھی نکلتے ہی دور ہو جاتی ہیں۔ ہمارے ملک میں لوگ ایک دوسرے کو کسی بُرے کام کے کرنے پر طعنہ دیا کرتے ہیں کہ "میاں منہ پر داڑھی ہے اور ایسے کام کرتا ہے" وہ فقرہ اس لئے استعمال کرتے ہیں کہ جانتے ہیں کہ داڑھی نکل آنے پر انسان اپنے تئیں بچوں سے نکال کر جوانوں، سمجھداروں اور عقلمندوں میں لے آتا ہے اور اس خیال کا یہ اثر ہے کہ بہت سی بد اخلاقیوں سے بچتا ہے۔ جو لوگ داڑھی منڈواتے رہتے ہیں ان کا عام طور پر یہ حال نہیں ہوتا بلکہ بڑی عمر کے ہو جاتے ہیں تو بھی اپنی بیہودگیوں اور لغویات اور طفلانہ حرکات میں مبتلا رہتے ہیں۔ کیونکہ نظر کے سامنے کوئی مانع نہیں نظر آتا اور خود کو بچہ ہی سمجھتے رہتے ہیں۔

اس کے علاوہ دینی فائدہ بھی ہے جو داڑھی رکھنے سے ہوتا ہے۔

اوّل اس میں تعمیل حکم شریعت ہے جو اس زمانہ میں ایک عجیب رنگ رکھتی ہے گذشتہ زمانہ میں تو داڑھی کا رکھنا گویا شعار اسلام اور فیشن دونوں میں داخل تھا۔ مگر آج کل داڑھی رکھنا اس سے بہت زیادہ ثواب کا کام ہے کیونکہ آجکل فیشن اور زمانہ کی رو کا مقابلہ کرکے جو شخص شریعت کو مقدم کر لیتا ہے وہ نہ صرف زیادہ اجر کا مستحق ہوتا ہے بلکہ اُسے ہمیشہ اپنے ہر کام میں دین کو مقدم کرنے کی قوت ملتی ہے جب اس نے ایک دفعہ دُنیا سے مقابلہ کر لیا تو اسکے بدلے میں اپنے اس فعل سے اتنی طاقت روحانی حاصل ہو جاتی ہے کہ اور امور میں بھی دُنیا اس پر غالب نہیں آسکتی اور وہ ہر مقابلہ کے وقت سفلی خواہشات پر غلبہ پاتا ہے اور خدائی احکام کے سامنے مخالف رسم ورواج کی پروا نہیں کرتا۔

ایک اور دینی فائدہ یہ ہے کہ جو شخص اپنے ظاہر کو اسلام اور آنحضرت صلعم کی سنت کے مطابق رکھتا ہے اسکی ظاہری جسمانی طاقت رفتہ رفتہ اسکے باطن پر ایسا اثر ڈالتی ہے کہ اسکی روح بھی اسلامی رنگ اور آنحضرتؐ کے طریقہ میں رنگین ہوتی چلی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ رفتہ رفتہ اس کا ظاہر اور باطن دونوں آراستہ اور پیراستہ ہو جاتے ہیں اس لئے آنحضرت صلعم نے فرمایا من تشبه بقوم فهو منهم یعنی جس نے اپنی ظاہری حالت ایک قوم کی مانند کر لی تو سمجھ لو کہ وہ اُنہی میں داخل ہو گیا کیونکہ آدمی نقل اُسکی اُتارتا ہے جس کی محبت اور عظمت اس کے دل میں ہو کیا یہ ممکن ہے کہ دعویٰ تو مسلمان اور احمدی ہونے کا ہو اور پیشرو اور مقتدا اپنا محمد صلعم اور مسیح موعودؑ کو قرار دیا جائے اور کہا جائے کہ ان کا مذہب اور ہدایت کامل اور وہ خود کامل ان کے سوا دُنیا میں کوئی شفیع اور نجات دہندہ نہیں۔ مگر ظاہری شکل سے یہ معلوم ہو کہ یہ شخص خود اپنے آپ کو جھٹلا رہا ہے اور اس کا دل آنحضرت صلعم اور آپؐ کے محبین کی شکل اور وضع کو پسند نہیں کرتا اور نہ اُن کے حکم کی عزت اور قدر کرتا ہے۔ بلکہ دلی خواہش اسکی یہ ہے کہ میں اپنی وضع اور فیشن ان کے صریح حکم اور ارشاد کے خلاف رکھوں گا۔ اور ان لوگوں سے اپنی مماثلت قائم کروں گا جو خدا کے دشمن اس کے رسولؐ کے دُشمن، قرآن کے دشمن اور جنکی تمام کوشش اسی بات میں ہے کہ اسلام کے نام اور اسکی خصوصیات کو دُنیا سے ناپید کر دیں!!!۔

داڑھی منڈوانے کے نقصانات

☆۔ظاہری چہرہ کی زینت اور زیبائش کی کمی رعب کی کمی۔

☆۔لڑکوں اور عورتوں سے مشابہت

یہ تو پہلے بیان ہو چکیں مگر اس کے سوا اور بھی نقصانات ہیں:۔

ایک ان میں سے اسراف مال اور وقت کا ہے داڑھی مونڈنے والوں کو ایک گھنٹہ روزانہ صرف اسی کام پر خرچ کرنا پڑتا ہے۔ بلکہ بعض آدمی تو اس سے زیادہ وقت اپنا اس میں ہر روز ضائع کرتے ہیں۔ تمام آلات صابون روغن شیشہ گرم پانی وغیرہ وغیرہ مہیا کرکے میز پر لگائے جاتے ہیں۔ پھر 15 منٹ تک برش سے صابن ملا جاتا ہے سیفٹی ریزر لگایا جاتا ہے تا کہ کھونٹی بھی بال کی نظر نہ آئے۔ پھر منہ دھو کر صاف کرکے کریم یا بورڈ فیکس یا ایسی اور نرم کرنے والی اشیاء لگائی جاتی ہیں۔ غرض کسی صورت میں ایک گھنٹہ سے کم وقت عمدہ حجامت کرنے والے کا نہیں لگتا اور ہر روز یہ گھنٹہ بھر وقت جو بہت عمدہ صبح کا ہوتا ہے اور جس وقت انسان کا دماغ بہت صاف اور کام کرنے کا اہل ہوتا ہے۔ نہایت بے دردی سے ضائع کیا جاتا ہے۔

پھر اسراف مال کا یوں ہے کہ طرح طرح کے اُسترے یا سیفٹی ریزر کے پھل اور طرح طرح کے صابون اور جلد کو نرم رکھنے والے مصالح اور برش وغیرہ وغیرہ اشیاء باقاعدہ خریدنی پڑتی ہیں جن کا اگر حساب کیا جائے تو چند روپیہ ماہوار کا دائمی خرچ ہیں (آج کل سینکڑوں روپے خرچ ہوتے ہیں ناقل)

پھر جو لوگ نائی کے سپرد یہ کام کرتے ہیں ان کو نائی کی اُجرت اور اسکی محتاجی کافی مصیبت ہے۔

علاوہ اسراف کے داڑھی منڈا ہوا چہرہ خوبصورت نہیں رہتا۔ خصوصاً ادھیڑ عمر میں یا بڑھاپے میں۔ داڑھی منڈوانے والا شخص سخت بدصورت معلوم ہوتا ہے اس کے چہرہ کو دیکھ کر کراہت آتی ہے وجہ یہ کہ بڑی عمر میں چہرہ پر عام طور پر ایسے تغیرات وارد ہوتے ہیں کہ اگر داڑھی کا نور انکو نہ چھپائے تو چہرہ مکروہ معلوم ہونے لگتا ہے یہی وجہ ہے کہ بڑھاپے میں مرد کا چہرہ عورت کی نسبت زیادہ خوبصورت ہوتا ہے کیونکہ عورت کی ان نقائص کو اگر فربہی نہ چھپائے تو اسکی جھریاں اور تغیرات نمایاں ہو جاتے ہیں۔ برخلاف اس کے مرد کے تغیرات داڑھی کی وجہ سے چھپے رہتے ہیں بلکہ خوبصورت داڑھی بڈھے مرد کے چہرہ کو زیادہ نورانی کر دیتی ہے ممکن ہے کہ آغاز جوانی کے زمانہ میں داڑھی منڈا ہوا چہرہ برا نہ لگے مگر عمر رسیدہ شخص کا منڈا ہوا چہرہ دیکھنے سے تو تے آتی ہے۔

اس کے علاوہ نو جوانوں میں بھی ہر شخص حسین نہیں ہوتا بکثرت لوگوں کے چہرے کچھ نہ کچھ نمایاں بدصورتی اپنے اندر رکھتے ہیں۔ کسی کا منہ بہت دُبلا پتلا ہے کسی کے گال پچکے ہوئے ہیں۔ کسی کی ٹھوڑی بدشکل ہے۔ کسی کا جبڑا بدصورت ہے۔ کسی کے چہرہ کے نچلے حصہ پر داغ یا نشانات ایسے ہیں جن کا چھپا رہنا بہتر ہے۔ کسی کا تمام چہرہ اس کے جسم کے مقابلہ میں بہت چھوٹا یا بے حد بڑا ہوتا ہے۔ کسی کی گردن میں گھیگا یا اور کسی قسم کی بدصورت کرنے والی مرض موجود ہوتی ہے یا پرانے خنازیر اور زخموں کے نشانات موجود ہوتے ہیں۔ داڑھی کا وجود کئی ایسی بدصورتیوں کا پردہ پوش ہو جاتا ہے یہاں تک کہ ناک یا ہونٹوں کی بدصورتی بھی عمدہ داڑھی سے نظر انداز ہو جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ داڑھی مرد کیلئے زینت ہے سر سید احمد خان کی داڑھی کے اندر ایک بڑا گھیگا تھا جو قریباً بچے کے سر کے برابر ہوگا مگر سوائے خاص دوستوں کے کسی کو اسکی خبر نہ تھی۔ داڑھی نے اسے ایسی خوبی سے ڈھانک رکھا تھا کہ معلوم بھی نہ ہوتا تھا کہ انکی گردن میں اتنی بڑی رسولی ہے۔

خیر اگر بدصورتی کوئی بھی نہ ہو تب بھی داڑھی کسی نوجوان کے منہ پر بری نہیں لگتی اگر بالوں کو شروع سے ہی نکلنے دیا جائے اور نہ انکو نوچا یا اکھیڑا جائے نہ منڈایا یا کاٹا جائے۔ تو ایسی ریشم ملائم چمکدار چھلوں دار اور خوبصورت داڑھی نکلتی ہے کہ دیکھ کر دل خوش ہوتا ہے مگر افسوس رونگٹا نکلنے نہیں پاتا کہ اُسی وقت سے ناخونوں یا قینچی سے اسے کاٹ کر پھینک دینا شروع کیا جاتا ہے پھر سخت بال نکلنے شروع ہوتے ہیں اور کہیں نچے ہوئے کہیں موجود وہ برے لگتے ہیں۔ تو پھر اُسترے سے لیول برابر کیا جاتا ہے کاش کہ شروع سے ہی بالوں کو اُگنے دیا جاتا تو نہ کوئی بدصورتی ظاہر ہوتی نہ بال خراب ہوتے نہ حسن ضائع ہوتا۔

دینی نقصان

مگر ان کے علاوہ ایک ضروری بات یہ بھی یاد رکھنے کے لائق ہے بعض بڑی بڑی غلطیاں انسان ایسی کرتا ہے کہ ان کا علم لوگوں کو نہیں ہوتا وہ مخفی رہتی ہیں اور اس شخص کے ذاتی گناہوں میں محسوب ہوتی ہیں پھر جب خدا چاہتا ہے ان کو معاف کر دیتا ہے دوسرا ان پر اطلاع نہیں پاتا۔ مگر ظاہری شعار اسلام کی مخالفت خواہ وہ بظاہر کتنی ہی حقیر ہو بہت زیادہ بری ہے کیونکہ ایک تو اس میں علانیہ شریعت کی مخالفت یا نافرمانی کا پہلو ہوتا ہے دوسرے یہ کہ مخفی برائی کا اثر تو اپنی ذات تک محدود ہوتا ہے لیکن ظاہری برائی جو پبلک میں کی جائے اس کا اثر دوسرے لوگ بھی لیتے ہیں مثلاً ایک شخص جو داڑھی منڈاتا ہے اس کے دیکھا دیکھی اس کے بچے اور بھائی اور دوست اور زیر اثر لوگ بھی یہ کام کرنے لگتے ہیں اور جب تک یہ سلسلہ چلے گا سب کا گناہ اور وبال اس پر پڑے گا۔ اسطرح ایک خفیف گناہ کا نقصان ایک کبیرہ گناہ سے بڑھ سکتا ہے۔ اسی لئے پبلک مخالفت شریعت کی خواہ وہ نہایت ادنیٰ بات میں ہو ایک پرائیویٹ گناہ سے بڑھ کر ہے کیونکہ اسمیں ایک باغیانہ رنگ پایا جاتا ہے اور داڑھی منڈانا ان چھوٹی باتوں میں سے ہے جو یہ دونوں ستم اپنے اندر رکھتی ہیں۔ اور اسطرح ایک بڑے گناہ کی شکل اختیار کر سکتی ہیں، سو اس استخفاف شریعت کے خطرناک پہلو کو نہ اختیار کرو۔ کیونکہ انسان جب گرنے لگتا ہے تو زینہ بزینہ اور قدم بقدم تنزل اختیار کرتا ہے۔ پہلے ایک بات کو معمولی سمجھتا ہے اور کر لیتا ہے پھر اس کے نتیجہ میں اس سے بڑی بات اسے مجبوراً اختیار کرنی پڑتی ہے۔ اسی طرح ایک خطا دوسری خطا کی محرک اور دوسری تیسری کی محرک ہوتی ہے یہاں تک کہ ظاہر خراب ہو کر پھر باطن بھی پاکیزہ نہیں رہتا۔

احمدی بیبیوں اور لڑکیوں کی خدمت میں اپیل

آخر میں تمام احمدی بیبیوں اور لڑکیوں سے ایک اپیل کرتا ہوں۔ وہ اکثر کہتی ہیں ہم پردہ میں رہتی ہیں ہمارا دائرہ ملاقات نہایت محدود ہے اور ہمارے خانگی فرائض ایسے ہیں کہ ہم اسلام کی خدمت مردوں کیطرح ادا نہیں کر سکتیں۔

لو اب میں تمہیں ایک بات بتاتا ہوں۔ اگر تمہارے دل میں اسلام کی خدمت کا جوش ہے تو تمہارے لئے بھی بہت موقعہ ہے۔ مردوں اور بچوں کی باگیں تمہارے ہاتھوں میں ہیں۔ اسوقت کفر نے اسلام کے ہر شعار اور ہر رسم پر حملہ کر دیا ہے اور تہیہ کر لیا ہے کہ جسطرح ہو سکے اسلامی تمدن کا نام ونشان مٹا دیا جائے۔ اب وقت آگیا ہے کہ تم اپنے اپنے گھروں سے اس حملہ کا دفاع کرو اور امر بالمعروف اور نهی عن المنكر اپنے اپنے دائرہ اور حلقہ اثر کے اندر کرو نہ صرف اولاد کی نیک تربیت اور دین کا شوق تمہاری وجہ سے پیدا ہو بلکہ ایسی کوشش کرو کہ تمہاری وجہ سے تمہارے گھروں میں سے یہ داڑھی منڈوانے کا شوق اور عادت نکل جائے۔ یہ خاص تمہارا علاقہ ہے۔ اگر تم اپنا اخلاقی دباؤ ڈالو اگر تم دل سے اس وقت اس بات پر آمادہ ہو جاؤ کہ ہمارے گھر کا کوئی مرد اور لڑکا آئندہ سے یہ کام نہیں کر سکے گا تو میں یقین کرتا ہوں کہ ایک مہینے کے اندر ایک بھی احمدی ایسا

باقی صفحہ (15) پر ملاحظہ فرمائیں

ایران کے ایٹمی اسلحہ بنانے والے ٹھکانوں پر اسرائیل حملہ کرسکتا ہے

ایران کے یورینیم مراکز کو ختم کرنے کی سیاسی کوشش اگر ناکام ہو جاتی ہے تو تو اُن پر اسرائیلی حملوں کو خارج از امکان قرار نہیں دیا جاسکتا۔ امریکی میڈیا کی رپورٹ میں فوجی حکام اور ماہرین کے حوالہ سے کہا گیا ہے کہ اسرائیل چاہے گا کہ سیاسی کوششوں کے ذریعہ سے ہی ایران کے یورینیم کے مراکز بند ہو جائیں لیکن اگر کامیابی نہیں ملی تو وہ باوجود مختلف پیچیدگیوں کے فوجی کارروائی سے احتراز نہیں کرے گا۔ اسرائیل کے وزیراعظم اریل شیرون اوران کے خصوصی معاونین مہینوں سے اس بات پر زور دے رہے ہیں کہ اگر ایران کے پاس جوہری ہتھیار آگئے تو وہ اسرائیل کی ملکی سلامتی کیلئے خطرہ بن سکتا ہے۔ لہٰذا اگر سیاسی طور طریق کے مطابق ایران پر پابندی نہیں لگی تو وہ اس کے خلاف کسی طرح کی بھی کارروائی کرنے سے نہیں ہچکچائے گا۔ لاس اینجلس ٹائمز نے اسرائیلی وزیر دفاع شال موفیز کے حوالے سے کہا کہ ایران کو جوہری اسلحہ سے لیس ہونے سے روکنے کیلئے سبھی راستے کھلے ہوئے ہیں اوران پر سنجیدگی سے غور کیا جارہا ہے۔

وادیٔ کشمیر میں بیروزگاری میں تشویشناک حد تک اضافہ

وادی کشمیر میں بے روزگاری کی بڑھتی ہوئی شرح میں کمی کی بجائے اضافہ ہی ہوتا چلا جارہا ہے۔ تعلیمی اداروں سے ہزاروں کی تعداد میں طلباء و طالبات فارغ ہوکر نکلتے ہیں اور ضرورت زندگی پوری کرنے کیلئے آمدنی کے ذرائع ڈھونڈنے لگ جاتے ہیں۔ اکثر تعلیم یافتہ نوجوان جو اعلیٰ تعلیم حاصل کرتے ہیں اپنے گھر کو چلانے کیلئے فوری روزگار کے طلب گار ہوئے ہیں، مگر ان کے پاس ایسے مالی وسائل نہیں ہوتے کہ وہ اعلیٰ ٹیکنالوجی کا کوئی کام یا کوئی معیاری کاروبار یا باوقار پیشہ اختیار کرسکیں لہٰذا وہ سرکار کی طرف آس لگائے رہتے ہیں کہ ان کو کوئی مناسب نوکری مل جائے۔ ہزاروں ایسے تعلیم یافتہ نوجوان روزگار کی تلاش میں در در کی ٹھوکریں کھارہے ہیں اور اکثر مجبور ہوکر اپنے چھوٹے موٹے نجی کام شروع کرکے اپنی گزر بسر کیلئے تھوڑا کچھ کما لیتے ہیں۔ مشاہدے میں آیا ہے کہ بہت سارے ایسے ہونہار اور باصلاحیت ٹیکنیکی ماہر نوجوان جو ملک وملت کی بہترین خدمات انجام دے کر ترقی کی رفتار کو بڑھانے میں کافی مددگار ثابت ہوسکتے ہیں سرکار کی ناقص انتظامی کارکردگی کی وجہ سے عام طور پر دکانوں پر کپڑے جوتے یا سودا سلف بیچنے پر مجبور ہو جاتے ہیں یا سنڈے مارکٹوں میں ریڑیوں پر امپورٹ مال فروخت کرتے نظر آتے ہیں۔ جن کو کوئی کام نہیں ملتا وہ آوارہ گردی کرتے پھرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وادی میں خودکشی کے واقعات ہورہے ہیں اور نوجوان طبقہ نشہ آور چیزوں کے استعمال میں لگ چکے ہیں ایسے بے روزگار لوگوں کو مجبوراً سڑکوں پر سرکار کے خلاف احتجاج کرنے کیلئے بھی نکلنا پڑتا ہے۔

اقوام متحدہ سے انسانی کلوننگ پر پابندی کا مطالبہ

اقوام متحدہ کی ایک مجلس میں کلوننگ کے موضوع پر جاری بحث کے دوران بُش سرکار نے کہا کہ اقوام متحدہ ہر طرح کے انسانی کلوننگ پر روک لگانے کیلئے فوری قدم اُٹھائے۔ تمام طرح کی کلوننگ پر مکمل پابندی کی وکالت کرنے والے امریکہ اور دیگر ممالک کی دلیل یہ ہے کہ طبی مقاصد کیلئے انسانی کلوننگ کی اجازت دینے سے بیضہ کی بکری کیلئے غریب عورتوں کی حق تلفی ہوسکتی ہے۔

اقوام متحدہ کی ۱۹۱ ممبروں کی قیادت والی مجلس دو تجویزوں میں اپنی سفارشات پیش کریگی۔ ایک تجویز میں ہر طرح کی کلوننگ پر روک لگانے کی مانگ کی ہے جبکہ دوسری میں بچے پیدا کرنے کیلئے کی جانے والی کلوننگ پر روک لگانے کی مانگ ہے۔ لیکن معالجاتی کلوننگ کے معاملے پر ممبر ممالک کو خود فیصلہ کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ لگ بھگ تمام ممالک پیدائش سے متعلق کلوننگ کی پابندی پر متفق ہیں جبکہ معالجاتی کلوننگ کی پابندی پر رائے نصف نصف ہے۔

ہر طرح کی انسانی کلوننگ پر پابندی کا مطالبہ کرنے والے خیمے میں امریکہ سمیت ۶۳ ممالک ہیں۔ کوسٹاریکا اس خیمے کی رہنمائی کررہا ہے بھارت معالجاتی کلوننگ کی اجازت دینے والے خیمے میں ہے اس خیمے میں جاپان جنوبی کوریا برٹین سمیت درجنوں ممالک شامل ہیں۔ اس خیمے کا کہنا ہے کہ صرف پیدائش سے متعلق کلوننگ پر پابندی لگنی چاہئے اور معالجاتی کلوننگ کا معاملہ ممالک پر چھوڑ دیا جانا چاہئے کہ وہ خود فیصلہ کریں کہ ان کے ملک میں اس طرح کی کلوننگ ہو یا نہ ہو۔

طلباء کے لئے مفید معلومات

مِلْک انڈسٹری میں روزگار کے مواقع

دودھ کا استعمال انسان صدیوں سے کرتا آیا ہے۔ بدلتے ووقت کے ساتھ دودھ کی پیداوار بھی تنظیمی میدان کا حصہ بن چکی ہے اور اسے صنعتِ دودھ یا (Milk Industry) کے نام سے جاتا جاتا ہے۔ ڈیری کا میدان اب گاؤں کے کاروبار کے عکس کو توڑ کر نئے رنگ میں سامنے آرہا ہے آپریشن فلڈ سے پہلے اس بزنس کی ترقی کے بارے میں سوچا بھی نہیں گیا تھا۔ سب سے زیادہ دودھاور جانوروالا ملک ہونے کے باوجود اس میدان میں یہ ملک کافی پیچھے تھا لیکن اب جہاں امریکہ کی کل دودھ کی پیداوار پچھلے سال ۷۷ ملین ٹن کے قریب تھی ہمارے یہاں یہ چھیاسی ملین ٹن تھی۔ جبکہ ۲۰۰۴ء میں 91.5 ملین ٹن رکھا گیا ہے۔ بازار میں ملنے والی ڈبا مٹھائیاں فلیورڈ ملک ڈبل ٹونڈ اور سنگل ٹونڈ دودھ، دودھ پاؤڈر چیز اور آئس کریم بھی ڈیری سائنسدانوں اور ٹکنولاجسٹ کی تحقیق کے بعد ہی عوام تک پہنچتی ہیں۔ ساتھ ہی ڈیری میدان میں دودھ اور اس سے ملتے جلتے مصنوعات کو بنانے والے سامان کا بنانا اور ڈیزائننگ بھی اس میدان کے انجینئر ہی کرتے ہیں۔ ڈیری میدان میں پچھلے سال ملک سے قریب تیس ہزار ٹن دودھ برآمد کیا گیا۔ اس میں سرکاری اور ذاتی دونوں میدانوں کی کمپنیاں شامل ہیں ڈیری صنعت کی کامیابی کا اندازہ اسی سے لگایا جاسکتا ہے کہ گاؤں کے علاقوں میں لوگ دودھ بیچ کر اپنی زندگی چلاتے ہیں۔ اتنا ہی نہیں ڈیری سیکٹر کے نئے ایجادات پر نظر ڈالیں تو نیشنل ڈیری تحقیق انسٹیٹیوٹ کرنال نے ۱۹۹۰ء میں ہی اپنے یہاں ٹیسٹ ٹیوب بھینس کی پیدائش کی تھی۔ اسی سال ستمبر کے آخر ہفتہ میں انسٹیٹیوٹ میں ہی ایک ٹیسٹ ٹیوب بکری پیدا کی گئی۔

نصاب

دیس میں ڈیری سے ملتے جلتے نصاب کچھ گنے چنے انسٹی ٹیوٹ میں ہیں۔ نیشنل ڈیری ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کرنال دیس میں اولین انسٹی ٹیوٹ میں گنا جاتا ہے۔ یہاں ڈیری میدان میں بی ٹیک، ڈیری ٹیکنالوجی، ڈیری انجینئرنگ کے علاوہ ڈیری اکونامکس نصاب بھی دستیاب ہے۔ اس کے علاوہ انہیں شاخوں میں پی ایچ ڈی کی سہولت بھی ہے۔ دوسرے انسٹی ٹیوٹ میں بی ٹیک، بی ایس سی، ایم ٹیک، ایم ایس سی اور ڈپلوما نصاب بھی مہیا ہیں۔ ان میں بی ایس سی تین سال، بی ٹیک چار سال، ایم ایس سی، ایم ٹیک دو سال اور ڈپلوما نصاب تین سال کے میعاد کے ہیں۔

تعلیمی قابلیت

بی ٹیک نصاب میں داخلہ کیلئے امیدوار کو 10+2 کا امتحان پی سی ایم مضمونوں کے ساتھ کم سے کم ۵۵ سے ۶۰ فیصد کے ساتھ پاس ہونا چاہئے۔ بی ایس سی کیلئے 10+2 کے امتحان میں پی سی پی مضمونوں کے ساتھ پاس طلباء درخواست کرسکتے ہیں۔ اندرا گاندھی ایگری کلچر یونیورسٹی رائے پور میں ڈپلوما 10+2 پی سی بی طلباء داخلہ لے سکتے ہیں تو پالیٹکنک انسٹی ٹیوٹوں میں ڈپلوما دسویں Math اور سائنس کے مضمونوں میں کامیاب طلباء داخلہ کے

باقی صفحہ : (15) پر ملاحظہ فرمائیں

منقولات

65000 افراد نے بدھ مذہب قبول کیا

گزشتہ دنوں ناگپور میں 65 ہزار لوگوں نے دیکشا بھومی میں بدھ مت اپنایا جو دن کہ دھما چکر پریورتن دن تھا 1956 میں لوگوں کے ساتھ بھارت رتن ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر نے لاکھوں لوگوں کے ساتھ بدھ مت اپنایا تھا۔ جاپان میں پیدا ہوئے ہندوستانی بھکشو بھنتے ناگ ارجن سورائی ساسائی کی نگرانی میں خصوصی تقریب ہوئی جس میں بدھ ازم اپنانے والے لوگوں کو سرٹیفکیٹ جاری کئے گئے۔ غیر ممالک اور ملک کی مختلف ریاستوں سے ڈاکٹر امبیڈکر کے لاکھوں پیروکار ہر سال دکشا بھومی میں جمع ہوتے ہیں۔ بعد میں عوامی جلسے سے خطاب کرتے ہوئے مرکزی وزیر مملکت برائے غیر روایتی توانائی مسٹر ولاس متموار نے کہا کہ ڈاکٹر امبیڈکر نے مذہبی اختلافات کے باوجود ہندوستانی آئین کے ذریعہ ملک کو متحد رکھا اور ان کے پیروکار کسی بھی حکومت کو آئین کے اصل ڈھانچے سے ہٹنے نہیں دیں گے۔ وزیر نے کہا کہ دکشا بھومی سے جہاں ڈاکٹر امبیڈکر نے 48 سال قبل بدھ مت کو اپنایا تھا اس سے دلتوں اور پسماندہ طبقات کو ترغیب ملتی ہے انہوں نے کہا کہ مرکزی اور ریاستی حکومت دکشا بھومی کی تزئین اور دیگر یادگاروں کی تعمیر کیلئے مالی مدد فراہم کرے گی۔ اس تقریب میں مہاراشٹر قانون ساز کونسل میں اپوزیشن لیڈر رنعن گوڈکاری ممبر پارلیمنٹ دتا میگھے مسٹر وکاس ٹھاکرے ناگپور کے نومنتخب ممبر پارلیمنٹ نعن راوت ڈویژنل کمشنر سیلیش کمار شرما کلکٹر لوکیش چندر بھی موجود تھے۔ (بحوالہ ہند سماچار جالندھر 24 اکتوبر 2004ء)

قادیان دارالامان میں 5-6-7/اکتوبر کو

مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ بھارت کے سالانہ اجتماع کا شاندار انعقاد

❁ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایمان افروز خصوصی پیغام ❁ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خصوصی خطاب برموقعہ سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ .U.K ۲۰۰۴ء بڑی Screen کے ذریعہ حاضرین اجتماع نے دیکھا اور سُنا ❁ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی قادیان کی شرکت ❁ M.L.A صاحب حلقہ قادیان، .D.C صاحب گورداسپور، .S.D.M صاحب بٹالہ و دیگر افسران اور شہر کے معزز ہندو سکھ دوستوں کی شرکت ❁ بھارت کے ۲۱ صوبہ جات کی مختلف مجالس سے ۴۰۰۰ سے زائد خدام و اطفال کی نمائندگی ❁ ۵۰۰ سے زائد نومبائعین خدام واطفال کی شرکت ❁ بھارت کے مشہور .T.V چینلوں اور ریڈیو میں نشر اور کثیر الاشاعت ۱۸ اخبارات میں اجتماع کی خبروں کی اشاعت۔

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ۳۵ واں اور مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت کا ۲۶ واں سالانہ اجتماع ۵-۶-۷/اکتوبر ۲۰۰۴ء کو نہایت کامیابی کے ساتھ قادیان میں ہوا۔ گذشتہ سالوں سے اس اجتماع کی حاضری غیر معمولی طور پر زیادہ تھی چنانچہ اس دفعہ ہندوستان کے ۲۱ صوبوں کی مختلف مجالس سے نمائندگی ہوئی اور مجموعی تعداد ۴۱۰۰ سے زائد تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے امسال نو مبائعین کی آمد کیلئے بھی تمام صوبہ جات میں کوشش کی گئی۔ خاص طور پر ان جگہوں سے جہاں نئی مجالس قائم ہوئی ہیں، ایسے خدام کو شرکت کیلئے بلایا گیا جو واپس جاکر مجلس کے کاموں کو فروغ دے سکیں۔ چنانچہ امسال کے اجتماع میں پانچ سو سے زائد نومبائعین خدام واطفال بھی شریک ہوئے۔

قیام و طعام: مہمانوں کی کثرت کی وجہ سے امسال قیام کا انتظام مہمان خانہ کے علاوہ تعلیم الاسلام ہائی اسکول، جامعہ احمدیہ، جامعۃ المبشرین (Guest Houses)، مکان حضرت امّ طاہرؓ اور دارالضیافت میں کرایا گیا تھا اور گزشتہ سال کی طرح امسال بھی اجتماع کی غیر معمولی حاضری کی وجہ سے خصوصی لنگر کا انتظام کیا گیا۔ مجلس خدام الاحمدیہ یادگیر کی ایک ٹیم نے مکرم حاجی فیروز پاشا صاحب قائد علاقائی شمالی کرناٹک کی نگرانی میں تیاری طعام کی ڈیوٹی سرانجام دی۔

افتتاحی تقریب: پروگرام کا آغاز ۵/اکتوبر کو نماز تہجد اور مزار مبارک پر اجتماعی دُعا سے ہوا۔ سالانہ اجتماع کی افتتاحی تقریب ٹھیک ۱۰ بجے پرچم کشائی کے بعد اجتماع گاہ میں زیر صدارت حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان منعقد ہوئی۔ مکرم محمد نسیم خان صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خصوصی اور انتہائی بصیرت افروز پیغام جو اس اجتماع کے لئے موصول ہوا تھا پڑھ کر سنایا۔ محترم ناظر صاحب اعلیٰ و امیر مقامی قادیان نے خدام واطفال سے ایمان افروز خطاب فرمایا۔

پیغام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ: امسال سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خصوصی طور پر اجتماع کیلئے خدام و اطفال کے نام اپنا ایمان افروز پیغام ارسال فرمایا۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

جس کے ہندوستان کی مختلف علاقائی زبانوں میں تراجم کروائے گئے اور افتتاحی تقریب میں حاضرین اجتماع میں تقسیم کئے گئے۔ اجتماع کے بعد قائدین علاقائی و قائدین مجالس و دیگر اراکین ہندوستان کے جملہ خدام و اطفال تک حضور انور کا مبارک پیغام پہنچانے کیلئے اس کی کاپیاں ہمراہ لے گئے۔

علمی مقابلہ جات: علمی مقابلہ جات میں خدام و اطفال نے تلاوت، نظم، تقریر، اذان، پیغام رسانی، پرچہ ذہانت، کوئز، حفظ قصیدہ وغیرہ میں بہت ہی اچھے رنگ میں حصہ لیا۔ نومبائعین خدام و اطفال عمدہ رنگ میں تیاری کے ساتھ شامل ہوئے۔ گذشتہ دو سالوں کی طرح امسال بھی نومبائعین کی کثیر تعداد کے سبب ان کے علمی مقابلہ جات کیلئے صحن جامعہ احمدیہ میں الگ اجتماع گاہ بنایا گیا تھا۔ جس کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہوا کہ بیشتر نومبائعین خدام و اطفال کو علمی مقابلہ جات میں بھرپور حصہ لینے کا موقعہ ملا۔ اور اس کے مطابق ان کی حوصلہ افزائی کیلئے مقابلہ جات میں حصہ لینے والے نومبائعین خدام و اطفال کے نتائج مرتب کر کے ان میں انعامات تقسیم کروائے گئے۔ اجتماع گاہ جو کہ حسب سابق احمدیہ گراؤنڈ میں بنایا گیا تھا جہاں پرانی مجالس کے خدام واطفال کے علمی مقابلہ جات عمل میں لائے گئے۔ افتتاحی واختتامی و دیگر تربیتی تقریبات کا انعقاد اسی اجتماع گاہ میں ہی ہوتا رہا۔ ہر دو اجتماع گاہوں میں علمی مقابلہ جات بخیر وخوبی انجام پذیر ہوئے۔

ورزشی مقابلہ جات: ورزشی مقابلہ جات کیلئے ۲۱ صوبہ جات کی مختلف مجالس سے فٹ بال، والی بال، رسہ کشی، کبڈی، بیڈمنٹن، لانگ جمپ، دوڑ، شاٹ پُٹ کی معیاری ٹیمیں اور کھلاڑی آئے جس کی وجہ سے مقابلے بیحد دلچسپ اور نہایت ہی پُر لطف رہے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان بھی تینوں روز بڑے ہی شوق سے گراؤنڈ میں تشریف لاتے رہے اور خدام کی بہت زیادہ حوصلہ افزائی فرمائی۔ جزاہ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

اجتماع سے قبل موسم ابر آلود تھا اور بارش اور تیز ہواؤں کے امکانات تھے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے محض اپنا فضل وکرم فرمایا اور عین اجتماع کے پہلے روز موسم سازگار ہوگیا۔ اس طرح ہر سہ روز کے پروگرام نہایت سازگار موسم میں کامیابی سے انجام پائے۔

تینوں روز مسجد اقصیٰ میں بعد نماز فجر خصوصی درس کا اہتمام کیا گیا۔ 'اجتماع کی اہمیت' "خلافت سے تعلق' اور 'خدام الاحمدیہ کی ذمہ داریاں' "نظام وصیت سے وابستگی' جیسے اہم موضوعات پر علمائے سلسلہ نے درس دیئے۔

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خصوصی خطاب: پہلے دن حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ جرمنی اور مجلس خدام الاحمدیہ .U.K کے سالانہ اجتماع ۲۰۰۴ء کے موقعہ پر حضور انور کا بیان فرمودہ اختتامی خطاب پر مشتمل دستاویزی فلم Projector کے ذریعہ بڑی سکرین پر دکھائی گئی۔ جس کو تمام خدام و اطفال نے بڑے ہی غور سے سنا اور حضور انور کے نہایت ہی قیمتی نصائح سے مستفیض ہوئے۔

نومبائعین کے اجتماع گاہ میں ایک خصوصی تقریب: اجتماع کے تیسرے دن شام کو نومبائعین کے اجتماع گاہ میں ایک خصوصی تقریب زیر صدارت محترم شیراز احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت منعقد ہوئی۔ جس میں مکرم مبشر احمد صاحب عالِم مہتمم تربیت نومبائعین نے بھی شرکت کی۔ ہر دو معززین نے نومبائعین مجالس سے آنے والے خدام واطفال کے سامنے نہایت ہی سادہ انداز میں تربیتی امور پر روشنی ڈالی۔

اختتامی تقریب: تیسرے دن، رات ۸ بجے اختتامی تقریب کا آغاز ہوا۔ اس کی صدارت حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے فرمائی۔ اس تقریب میں جناب ترپت راجندر سنگھ صاحب .M.L.A حلقہ قادیان نے بھی شرکت کی۔ تلاوت قرآن مجید مع ترجمہ اردو انگریزی، عہد اور نظم کے بعد حضرت صاحبزادہ صاحب نے مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کی جانب سے شائع ہونے والی کتاب "اردو کلاس میں تدریس نماز" کا افتتاح فرمایا۔ بعدۂ Stage پر بیٹھے تمام معززین کو حضرت صاحبزادہ صاحب نے یہ کتاب اپنے دست مبارک سے مجلس کی طرف سے بطور تحفہ عنایت فرمائی۔ اس کے بعد جناب باجوہ صاحب نے مختصر تقریر کی اور جماعت کی طرف سے قومی اور ملکی سطح پر کی جانے والی عظیم خدمات کی تعریف کی۔

بعد ازاں محترم محمد نسیم خان صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے اجتماع کو مخاطب کیا۔ محترم موصوف نے اپنی تقریر میں خدام واطفال کو خلافت سے اٹوٹ وابستگی کی طرف بڑے ہی مؤثر رنگ میں توجہ دلائی اور اس طرح نماز کے قیام اور دیگر اہم اخلاقی پہلوؤں کے بارہ میں خدام واطفال کو نصیحت فرمائی۔ محترم صدر صاحب نے اپنے چھ سالہ عرصہ صدارت کے رفقائے کار اور تمام اراکین مجلس کا بھی تہ دل سے شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد مکرم شیراز احمد صاحب صدر اجتماع کمیٹی نے شکریہ احباب پیش کیا۔

آخر میں صدارتی خطاب ہوا جس میں حضرت صاحبزادہ صاحب نے احمدی نوجوانوں کو "خادم احمدیت" کے حقیقی معیار کو قائم کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے تاریخ احمدیت اور تاریخ اسلام کے مختلف واقعات نہایت ہی دلنشین انداز میں پیش فرمائے۔ حضرت میاں صاحب نے صدارتی خطاب کے بعد خدام واطفال کو انعامات تقسیم فرمائے۔

امسال مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کے موازنہ میں اوّل آنے والی مجلس کو عَلَمِ اِنعامی سے نوازا گیا۔ امسال عَلَمِ اِنعامی لینے والی خوش نصیب

مجلس، مجلس خدام الاحمدیہ قادیان رہی۔ جبکہ مجلس حیدرآباد اور کالیکٹ (کیرالہ) علی الترتیب دوم اور سوم رہیں۔

اختتامی دُعا کے بعد اجتماع گاہ نعرہائے تکبیر سے گونج اُٹھا اور اس طرح خدام الاحمدیہ کا ۳۵واں اور اطفال الاحمدیہ کا ۲۶واں سالانہ ملکی اجتماع نہایت ہی کامیاب رنگ میں اختتام پذیر ہوا۔

اجتماع کی کامیابی کی خبریں: مختلف تین TV چینلوں میں اجتماع کے پروگرام بہت ہی اچھے رنگ میں دکھائے گئے۔ اسی طرح ریڈیو اور ۱۸ مختلف کثیر الاشاعت اخبارات جیسے ہندسماچار، پنجاب کیسری، دینک جاگرن اور اجیت وغیرہ میں جلی سُرخیوں کے ساتھ اجتماع کی خبریں اور فوٹوز شائع ہوئیں۔

مجلس شوریٰ: پہلی نشست: اجتماع کے دوسرے دن مسجد اقصیٰ میں رات ساڑھے نو بجے زیر صدارت محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت مجلس شوریٰ منعقد ہوئی جس میں خدام الاحمدیہ کے مختلف ترقیاتی منصوبوں پر غور وخوض کیا گیا۔ اسی طرح نئے سال کا بجٹ آمد وخرچ بھی پیش کیا گیا جس پر ممبران نے اپنے اتفاق کا اظہار کیا۔ شوریٰ کی کارروائی رات ایک بجے تک جاری رہی۔

دوسری نشست (انتخاب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت): آخری روز اختتامی تقریب کے بعد رات ساڑھے دس بجے بمقام مسجد مبارک حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان کی صدارت میں مجلس شوریٰ کی دوسری نشست کا انعقاد عمل میں آیا۔ جس میں آئندہ دو سالوں کیلئے صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے انتخاب کی کاروائی عمل میں آئی۔

اس اجتماع کو کامیاب بنانے میں صوبائی اور علاقائی اور مقامی قائدین، مبلغین اور معلمین کرام نے بہت اہم رول ادا کیا۔ محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے مکرم شیراز احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کو صدر اجتماع کمیٹی مقرر فرمایا تھا اور تقسیم کار کے طریق پر مختلف شعبہ جات مقرر کر کے جملہ امور کو تقسیم کیا تھا۔ خدام نے بہت ہی محنت اور خلوص سے اجتماع کو کامیاب بنانے کی ہر ممکن کوشش کی۔ فجزاہم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

اللہ تعالیٰ یہ اجتماع عالم اسلام واحمدیت کے لئے نہایت ہی کامیاب وبابرکت بنائے اور اس کے دوررس نیک نتائج برآمد فرمائے اور آئندہ اس سے بڑھ کر خدام الاحمدیہ کو خدمات کی توفیق وسعادت نصیب کرے۔ آمین (طاہر احمد چیمہ معتمد خدام الاحمدیہ بھارت)

بقیہ صفحہ: 13

دُکھ اور تنگی کو دُنیا سے مٹا دیا جائے گا۔ انشاء اللہ یتیم بھیک نہ مانگے گا۔ بیوہ لوگوں کے آگے ہاتھ نہ پھیلائے گی بے سامان پریشان نہ پھرے گا۔ کیونکہ وصیت بچوں کی ماں ہوگی جوانوں کی باپ ہوگی۔ عورتوں کا سہاگ ہوگی۔ اور جبر کے بغیر محبت اور دلی خوشی کے ساتھ بھائی بھائی کی اس ذریعہ سے مدد کرے گا اور اس کا دینا بے بدلہ نہ ہوگا۔ بلکہ ہر دینے والا خدا تعالیٰ سے بہتر بدلہ پائے گا نہ امیر گھاٹے میں رہے گا نہ غریب نہ قوم قوم سے لڑے گی۔ بلکہ اس کا احسان سب دُنیا پر وسیع ہوگا۔'' (صفحہ: ۱۳۰)

پس نظام وصیت ہی وہ عظیم الشان بین الاقوامی نظام ہے جو مُلکی نظام سے بالاتر اسلامی ''نظام نو'' ہے۔ اس تعلق سے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

''عنقریب وہ زمانہ آنے والا ہے جب دُنیا چلا چلا کر کہے گی کہ ہمیں ایک نئے نظام کی ضرورت ہے تب چاروں طرف سے آوازیں اُٹھنی شروع ہو جائیں گی کہ آؤ ہم تمہارے سامنے ایک نیا نظام پیش کرتے ہیں۔ روس کہے گا آؤ میں تم کو نیا نظام دیتا ہوں ہندوستان کہے گا کہ آؤ میں تم کو نیا نظام دیتا ہوں جرمنی اور اٹلی کہے گا آؤ میں تم کو نیا نظام دیتا ہوں۔ امریکہ کہے گا آؤ میں تم کو نیا نظام دیتا ہوں۔ اُس وقت میرا قائمقام قادیان سے کہے گا کہ نیا نظام الوصیت میں موجود ہے اگر دنیا فلاح و بہبود کے رستہ پر چلنا چاہتی ہے تو اس کا ایک ہی طریق ہے اور وہ یہ کہ الوصیت کے پیش کردہ نظام کو دُنیا میں جاری کیا جائے۔'' (صفحہ: ۱۷ الانظام نو)

پس آج وہ وقت آن پہنچا ہے کہ جبکہ دُنیا کو فلاح و بہبود کے راستے پر چلانے کے لئے ایک نئے نظام کی ضرورت ہے۔ آج سے ساٹھ سال قبل حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا۔ وہ نظام الوصیت میں موجود ہے۔ اس لئے آسمانی نظام کی طرف ہمارے موجودہ پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہمیں بُلا رہے ہیں۔ ہماری یہ ذمہ داری ہے کہ ہم اس آواز پر جس طرح پہلے خلفاء کی ہر آواز پر لبیک کہتے ہوئے ہر تحریک میں آگے بڑھے ہیں اسی طرح اس آواز پر بھی لبیک کہتے ہوئے صرف اور صرف اپنی اصلاح کے لئے آگے بڑھیں۔ اللہ تعالیٰ تمام احمدی بھائیوں اور بہنوں کو نظام وصیت میں شامل ہونے اور اُسکی برکات سے مستفید ہونے کی توفیق بخشے۔ آمین!

بقیہ صفحہ (۹)

فرمایا تھا جبکہ احرار نے یہ اعلان کر دیا تھا کہ ہم قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجادیں گے بہشتی مقبرہ اور دوسرے مقدس مقامات کی بے حرمتی کے پروگرام تھے اور پھر اس وقت کی حکومت بھی ان کی طرف داری کر رہی تھی ایسے میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے جماعت کو تبلیغ اسلام کیلئے ایک فنڈ مہیا کرنے کی تحریک کی جس کا نام آپ نے تحریک جدید رکھا فرمایا حضور رضی اللہ عنہ نے پہلے تین سال میں کم از کم ۲۷ ہزار روپیہ جمع کرنے کی تحریک فرمائی لیکن یہ بات دیکھ کر دل خدا تعالیٰ کی حمد سے بھر جاتا ہے کہ مسیح موعودؑ کی اس پیاری جماعت نے پہلے سال ہی میں ایک لاکھ روپیہ پیش کر دیا اور تین سالوں میں چار لاکھ روپے کی قربانی دی فرمایا آج ہم اس رقم کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ اس وقت روپے کی جو پوزیشن تھی اور جماعت کے افراد کی جو حالت تھی وہ ایسی نہیں تھی احباب جماعت نے دو آنہ چار آنے اپنے اخراجات میں سے بھاری کفایت کر کے اور اپنی زندگیوں میں سادگی پیدا کر کے یہ قربانیاں کیں اور مطالبے سے ۱۴-۱۵ گنا زیادہ رقم اکٹھی کر کے خلیفۂ وقت کے قدموں میں رکھ دی پھر ان لوگوں نے مالی قربانی کے ساتھ ساتھ اپنی زندگیاں بھی وقف کیں جس کی وجہ سے احمدیت کا پیغام پوری دنیا میں پھیلنے لگا۔ ان میں سے بعض ایسے بھی تھے جنہوں نے قید وبند کی صعوبتیں بھی برداشت کیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ان لوگوں کی عظیم قربانیاں ہیں اسی لئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے فرمایا تھا کہ تحریک جدید کے شروع کی قربانیاں کرنے والے مجاہدین کے کھاتوں کو تا قیامت زندہ رکھا جائے اور ان کی اولادیں اس کو زندہ رکھیں۔ فرمایا اس وقت ۵ ہزار میں سے ۳۴ سو کھاتے اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے زندہ ہو گئے تھے پھر عدم توجہ کی وجہ سے یہ کام جاری نہ رہا حضور نے فرمایا کہ اب ہمیں اس کام کو ایک مہم کی شکل میں دوبارہ شروع کرنا ہے اور تحریک جدید کے دفتر اوّل کے مجاہدین کے کھاتوں کو زندہ کرنا ہے۔

اس ضمن میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انفاق فی سبیل اللہ کے سلسلہ میں بعض احادیث بھی بیان فرمائیں اور سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات پیش فرمائے اور پُرزور رنگ میں یہ تحریک فرمائی کہ نومبائعین کو اس تحریک میں بالخصوص شامل کیا جائے فرمایا اگر ہندوستان اور افریقہ کے تمام نومبائعین کو اس تحریک میں شامل کر دیا جائے تو ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں افراد تحریک جدید میں شامل ہو سکتے ہیں فرمایا تحریک جدید نظام وصیت کیلئے ارہاص کے طور پر ہے جو لوگوں کو اس عظیم نظام یعنی نظام وصیت کی اطلاع دیتا رہے گا۔ پھر ان قربانیوں کو ادا کرنے سے حقوق العباد کے معیار بھی بڑھیں گے۔ حضور انور نے یہ بھی تحریک فرمائی کہ بچوں کو اور خاص طور پر واقفین نو بچوں کو اس تحریک میں ضرور شامل کریں۔

حضور انور نے یہ بھی فرمایا کہ ۲۰۰۴ء میں تحریک جدید کے دفتر چہارم کو ۱۹ سال ہو گئے ہیں اس اعتبار سے میں اس سال تحریک جدید کے دفتر پنجم کے پہلے سال کے آغاز کا بھی اعلان کرتا ہوں فرمایا اس اعتبار سے سال نو میں دفتر اوّل ۷۱ ویں دفتر دوم ۶۱ ویں دفتر سوم ۴۰ ویں اور دفتر چہارم ۲۰ ویں اور دفتر پنجم پہلے سال میں داخل ہو چکا ہے۔ دفتر دوم، سوم، چہارم اور پنجم میں شامل ہونے والے لوگ دفتر اوّل کے اپنے بزرگوں کے کھاتوں کو زندہ کرنے کی بھرپور کوشش کریں۔

تحریک جدید کی عظیم الشان کامیابیوں کا ذکر کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ یہ تحریک دنیا کے ۱۷۲ ممالک میں پھیل چکی ہے جس کا اس سال کا چندہ ۳۱ لاکھ ۶۰ ہزار پاؤنڈ ہے جو گذشتہ سال کی نسبت ۳ لاکھ ۴۱ ہزار پاؤنڈ زیادہ ہے۔ فرمایا اس تحریک میں اب ۴ لاکھ ۱۸ ہزار افراد شامل ہیں۔ جو گذشتہ سال کی نسبت ۳۴ ہزار افراد زائد ہیں۔ حضور اقدس نے تحریک جدید کی مالی قربانی میں سرفہرست پہلے ۱۰ ممالک کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس میں پاکستان پہلے نمبر پر امریکہ دوسرے برطانیہ تیسرے جرمنی چوتھے کینڈا پانچویں انڈونیشیا چھٹے بھارت ساتویں بلجیم آٹھویں سوئیزرلینڈ نویں اور آسٹریلیا دسویں نمبر پر ہے۔ عرب ممالک میں سعودی عرب اور ابوظہبی اس قربانی میں پیش پیش ہیں افریقن ممالک میں غانا پہلے نمبر پر ہے۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے پاکستان اور بنگلہ دیش کے احمدیوں کیلئے دُعا کی درخواست کی کہ اللہ تعالیٰ ان کو دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھے۔ فرمایا آج ہی اطلاع ملی تھی کہ ڈھاکہ کی ایک مسجد پر شرپسند حملہ کرنے کیلئے آئے تھے لیکن حکومت نے بروقت کاروائی کر کے ان کو کھدیڑ دیا فرمایا ابھی تک تو بنگلہ دیش کی حکومت ثابت قدم ہے اللہ تعالیٰ ان کو آئندہ بھی ثابت قدم رکھے اور مولویوں کی چال اور ان کے شر میں آنے سے بچائے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے جماعت کو تبلیغ اسلام کیلئے ایک فنڈ مہیا کرنے کی تحریک کی جس کا نام آپ نے تحریک جدید رکھا فرمایا حضور رضی اللہ عنہ نے پہلے تین سال میں کم از کم ۲۷ ہزار روپیہ جمع کرنے کی تحریک فرمائی لیکن یہ بات دیکھ کر دل خدا تعالیٰ کی حمد سے بھر جاتا ہے کہ مسیح موعودؑ کی اس پیاری جماعت نے پہلے سال ہی میں ایک لاکھ روپیہ پیش کر دیا اور تین سالوں میں چار لاکھ روپے کی قربانی دی فرمایا آج ہم اس رقم کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ اس وقت روپے کی جو پوزیشن تھی اور جماعت کے افراد کی جو حالت تھی وہ ایسی نہیں تھی احباب جماعت نے دو آنہ چار آنے اپنے اخراجات میں سے بھاری کفایت کر کے اور اپنی زندگیوں میں سادگی پیدا کر کے یہ قربانیاں کیں اور مطالبے سے ۱۴-۱۵ گنا زیادہ رقم اکٹھی کر کے خلیفۂ وقت کے قدموں میں رکھ دی۔

نِظامِ وصیّت اور ہماری ذمّہ داریاں

............﴿جلال الدین نیّر، ناظر بیت المال آمد قادیان﴾............

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ جماعت احمدیہ میں نظام وصیت قائم کیا اور اس نظام کے ذریعہ یہ کوشش کی گئی ہے کہ جو افراد نظام سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہیں اُن میں سے ایک ایسا گروہ تیار ہو جو اسلامی تعلیم کی رو سے اپنی ذمہ داریوں کو اسقدر توجہ اور قربانی سے ادا کرنے والے ہوں کہ اُن میں اور دوسرے گروہ میں ایک مابہ الامتیاز پیدا ہو جائے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وحی الٰہی کے ماتحت جماعت کے ایسے ہی برگزیدہ لوگوں کی قبروں کے لئے جو اپنے عمل اور قربانی کے لحاظ سے بہشتی ہیں ایک مقبرہ کی بنیاد رکھی۔ جس کا نام بہشتی مقبرہ رکھا گیا۔ اور فرمایا:-

''اور میں دُعا کرتا ہوں کہ خدا اس میں برکت دے اور اسکو بہشتی مقبرہ بنا دے اور یہ اس جماعت کے پاک دل لوگوں کی خوابگاہ ہو جنہوں نے درحقیقت دین کو دُنیا پر مقدم کر لیا اور دُنیا کی محبت چھوڑ دی اور خدا کے لئے ہو گئے اور پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کر لی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی طرح وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھلایا۔ آمین یارب العالمین...''

نظام وصیت صرف 1/10 مالی قربانی کا ہی نام نہیں ہے یہ وہ نظام ہے جو ایک موصی کو زمین کی پستیوں سے اُٹھا کر آسانی رفعتوں تک پہنچاتا ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام رسالہ ''الوصیت'' میں احباب جماعت کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں۔

''اگر تم صاف دل ہو کر اسکی طرف آ جاؤ تو ہر ایک راہ میں وہ تمہاری مدد کرے گا۔ اور کوئی دشمن تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ خدا کی رضا کو تم کسی طرح پا ہی نہیں سکتے جب تک کہ تم اپنی رضا کو چھوڑ کر اپنی لذات کو چھوڑ کر اپنی عزت چھوڑ کر اپنی جان چھوڑ کر اسکی راہ میں وہ تلخی نہ اُٹھاؤ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے۔''

مزید فرمایا کہ:-

''اگر تم اپنے نفس سے درحقیقت مر جاؤ گے تب تم خدا میں ظاہر ہو جاؤ گے۔ اور خدا تمہارے ساتھ ہوگا۔ اور وہ گھر بابرکت ہوگا جس میں تم رہتے ہو گے۔ اور اُن دیواروں پر خدا کی رحمت نازل ہوگی جو تمہارے گھر کی دیواریں ہیں۔''

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس وصیت کے نظام اور مقبرہ بہشتی کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

''کوئی نادان اس قبرستان اور اس انتظام کو بدعت میں داخل نہ سمجھے کیونکہ یہ انتظام حسب وحی الٰہی ہے انسان کا اس میں دخل نہیں۔ اور کوئی یہ خیال نہ کرے کہ صرف اس قبرستان میں داخل ہونے سے کوئی بہشتی کیونکر ہو سکتا ہے۔ کیونکہ یہ مطلب نہیں ہے کہ یہ زمین کسی کو بہشتی کر دے گی بلکہ خدا کے کلام کا یہ مطلب ہے کہ صرف بہشتی ہی اس میں دفن کیا جائے گا۔''

(الوصیت صفحہ:۲۲-۲۳ حاشیہ)

پھر فرماتے ہیں:-

''جو لوگ اس الٰہی انتظام پر اطلاع پا کر بلا توقف اس فکر میں پڑتے ہیں کہ دسواں حصہ جائیداد کا خدا کی راہ میں دیں بلکہ اس سے بھی زیادہ اپنا جوش دکھلاتے ہیں۔ وہ اپنی ایمان داری پر مہر لگا دیتے ہیں۔'' (الوصیت صفحہ ۲۹)

''جو احباب کوئی جائیداد نہیں رکھتے مگر آمدن کی کوئی سبیل رکھتے ہیں وہ اپنی آمدن کا کم از کم 1/10 حصہ ماہوار انجمن کے سپرد کریں... لیکن ان کو وصیت کرنی ہوگی کہ ان کے مرنے کے بعد انکے متروکہ کے کم از کم 1/10 حصہ کی مالک انجمن ہو۔'' (الوصیت صفحہ:۳۵)

سیدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے اپنی تصنیف ''نظام نو'' میں فرمایا ہے کہ دُنیا کا نیا نظام ''الوصیت'' میں موجود ہے۔ آپ نے فرمایا کہ:-

''ضرورت ہے کہ اس موجودہ دور میں اسلامی تعلیم کا نفاذ ایسی صورت میں کیا جائے کہ وہ نقائص بھی پیدا نہ ہوں جو ان دنیوی تحریکوں میں ہیں اور اسقدر روپیہ بھی اسلامی نظام کے ہاتھ میں آ جائے جو موجودہ زمانہ کی ضرورتوں کے لحاظ سے مساوات کو قائم رکھنے اور سب لوگوں کی حاجات کو پورا کرنے کے لئے ضروری ہے۔''

(صفحہ:۱۱۳)

''...خلفاء نے اپنے اپنے زمانہ کی ضرورت کے لحاظ سے اسلام کے احکام کی تعبیر کی مگر موجودہ زمانہ کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے کسی اور نظام کی ضرورت تھی اور اس نظام کے قیام کے لئے ضروری تھا کہ کوئی شخص خدا تعالیٰ کی طرف سے آئے اور وہ اُن تمام دُکھوں اور دردوں کو مٹانے کے لئے ایسا نظام پیش کرے جو زمینی نہ ہو بلکہ آسمانی ہو اور ایسا ڈھانچہ پیش کرے جو اِن تمام ضرورتوں کو پورا کر دے جو غرباء کو لاحق ہیں اور دُنیا کی بے چینی کو دور کر دے۔'' (صفحہ:۱۱۴)

یہی وہ عظیم الشان... آسمانی نظام ہے جو کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی تصنیف رسالہ ''الوصیت'' میں پیش فرمایا ہے۔ جس کی بنیاد ۱۹۰۵ء میں رکھی گئی۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت اعلان فرمایا کہ اِس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے ان لوگوں کے لئے جو حقیقی جنت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ یہ انتظام فرمایا ہے کہ وہ اپنی خوشی سے اپنے مال کے کم سے کم دسویں حصہ کی اور زیادہ سے زیادہ تیسرے حصہ کی وصیت کر دیں۔

اِسی عظیم الشان آسمانی نظام کی طرف ہمارے موجودہ پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہمیں بُلا رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا ہے کہ اپنی زندگیوں کو پاک کرنے کے لئے اور اپنی اولاد کی زندگیوں کو پاک کرنے کے لئے وصیت کے آسمانی نظام میں شامل ہو جائیں۔

آپ نے جلسہ سالانہ لندن (یو.کے) کے اختتامی خطاب یکم اگست ۲۰۰۴ء میں فرمایا ہے کہ میری خواہش ہے کہ آئندہ ایک سال میں کم از کم پندرہ ہزار احمدی نظام وصیت میں شامل ہوں۔ کیونکہ ۲۰۰۵ء میں اس آسمانی نظام کو قائم ہوئے پورے ۱۰۰ سال ہو جائیں گے۔ نیز آپ نے اپنے خطاب میں اس خواہش کا بھی اظہار فرمایا ہے کہ ۲۰۰۸ء تک جب خلافت احمدیہ پر سو سال پورے ہوں تو دُنیا کے کمانے والے احمدیوں کا کم از کم پچاس فیصد وصیت کے مبارک نظام میں شامل ہو جائے۔

آپ نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ:-

''بعض لوگ کہتے ہیں کہ ابھی ہمارا معیار اتنا اُونچا نہیں کہ ہم اس نظام میں شامل ہو سکیں۔ لیکن یاد رکھیں کہ اس نظام میں شمولیت کی برکت سے کئی سالوں کی مسافت دنوں اور گھنٹوں میں طے کی جا سکتی ہے۔ پس اپنی اصلاح کی خاطر اِس نظام میں احمدیوں کو شامل ہونا چاہئے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس نظام میں شامل ہونے والوں کے لئے جو دُعائیں کی ہیں اُن سے حصہ لینا چاہئے۔''

آپ نے فرمایا کہ:-

''اس نظام وصیت پر ۲۰۰۵ء میں پورے سو سال ہو جائیں گے لیکن جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس نظام میں شامل ہونے والوں کو نصیحت فرمائی تھی اور جس رفتار سے احمدیوں کو اس نظام میں شامل ہونا چاہئے تھا وہ نہیں ہو رہا ہے۔''

''فرمایا کہ اگر میں وہ اعداد و شمار رکھوں کہ کس رفتار سے احمدی گزشتہ سو سال میں اس نظام میں شامل ہوئے ہیں تو آپ بھی پریشان ہو جائیں گے ۹۹ سال پورے ہونے کے بعد بھی ۱۹۰۵ء سے لیکر آج تک صرف ۳۵۰۰۰ احمدیوں نے وصیت کی ہے۔ اور اگلے سال انشاء اللہ اس نظام کو پورے سو سال ہو جائیں گے تو میری یہ خواہش ہے اور میں یہ تحریک کرنی چاہتا ہوں کہ اس آسمانی نظام میں اپنی زندگیوں کو پاک کرنے کے لئے آگے آئیں... اور آئندہ ایک سال میں کم از کم پندرہ ہزار وصایا ہو جائیں۔ تاکہ ہم کہہ سکیں کہ ایک سو سال میں کم از کم پچاس ہزار وصایا ہو گئی ہیں۔ اور پھر یہ بھی ایک میری خواہش ہے کہ ۲۰۰۸ء میں خلافت کو پورے سو سال ہو جائیں گے۔ تو اس وقت جماعت کو خلافت جوبلی منانی چاہئے۔ میری خواہش ہے کہ جب ۲۰۰۸ء میں خلافت احمدیہ کو قائم ہوئے سو سال ہو جائیں تو دُنیا کے ہر ملک میں ہر جماعت میں جو کمانے والے افراد ہیں ان میں سے کم از کم پچاس فیصد تو ایسے ہوں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس پاک نظام میں شامل ہو چکے ہوں اور یہ بھی جماعت کی طرف سے خلافت کے سو سال پورے ہونے پر ایک حقیر نذرانہ ہوگا۔ جو جماعت اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کر رہی ہوگی۔ اس لئے خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کی صف دوم اور لجنہ اماء اللہ کو اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہئے کیونکہ ۷۰-۷۵ سال کی عمر جب قبر میں پاؤں لٹکائے ہوئے ہوں تو اسوقت تو صرف بچا کھچا ہی ہے جو پیش ہو سکتا ہے۔ عورتوں کو میں خاص طور پر کہتا ہوں کہ اپنے ساتھ ساتھ اپنے خاوندوں اور بچوں کو بھی اس پاک نظام میں شامل کریں۔''

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی یہ مبارک تحریک ساری دُنیا کی جماعتوں کے لئے ہے لیکن ہندوستان وہ مقام ہے جہاں سے اس آسمانی نظام کا آغاز ۱۹۰۵ء میں ہوا تھا۔ اس لحاظ سے ہندوستان کی جماعتوں کے ہر کمانے والے مرد اور عورتوں کے لئے جو ابھی نظام وصیت میں شامل نہیں ہوئے ہیں زیادہ سے زیادہ شامل ہونے کی کوشش کرنی چاہئے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ بھی اپنے خطاب میں فرمایا ہے کہ دنیاوی لحاظ سے بھی اگر اس نظام کی اہمیت کا اندازہ لگائیں تو آج سے ساٹھ سال پہلے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے جو ''نظام نو'' کے عنوان سے تقریر فرمائی تھی اسمیں آپؓ نے دُنیا کے تمام دعووں کو کھوکھلے بتا کر اصل نظام ''نظام وصیت'' کو ہی قرار دیا تھا۔

نظام وصیت کے ذریعہ ہونے والے کام کی تفصیل بیان کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ ''نظام نو'' میں فرماتے ہیں:-

''جب وصیت کا نظام مکمل ہوگا تو صرف تبلیغ ہی اس سے نہ ہوگی بلکہ اسلام کے منشاء کے ماتحت ہر فرد بشر کی ضرورت کو اس سے پورا کیا جائے گا اور

باقی صفحہ: (12) پر ملاحظہ فرمائیں

وصایا

منظوری سے قبل وصایا اسلئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر 15346:: میں آسیہ بیگم زوجہ قریشی محمد رحمت اللہ قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 23 سال پیدائشی احمدی ساکن ننگل باغباناں ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 01.9.04 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جسکی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

نام جائیداد	وزن	اندازاً قیمت
حق مہر		15001
سونے کا ہار ایک عدد	14.370	8890.00
سونے کی بالیاں دو عدد	6.470	4004.00
سونے کی انگوٹھی الیس اللہ کی	7.040	4357.00
سونے کے کوکے ناک کے دو عدد	0.540	320.00
چاندی کا ہار ایک عدد	11.300	113.00
چاندی کی انگوٹھیاں دو عدد	6.070	60.00
چاندی کی پاؤں کی انگلی کی بچھیاں دو عدد	2.940	29.50
میزان		32774.50

میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ تین صد روپے ہے۔ خاوند کی تنخواہ مع الاؤنس -/3718 ہے خاوند موصی ہے۔

میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
قریشی محمد رحمت اللہ	آسیہ بیگم	فیض احمد درویش

وصیت نمبر 15347:: میں ماجد محمود ولد چوہدری محمود احمد صاحب قوم احمدی پیشہ طالب علم جامعہ احمدیہ عمر 21 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 24.8.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اس وقت میری منقولہ وغیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں۔

میرے والدین باحیات ہیں۔

میرا گذارہ آمد از وظیفہ طالب علم ماہانہ -/492 روپے ہے۔

میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد نصیر احمد خادم — العبد ماجد محمود — گواہ شد تنویر احمد خادم

[redacted]:: میں ناصر محمود ولد چوہدری محمود احمد صاحب قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 23 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 30.8.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل منقولہ جائیداد وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جسکی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ خاکسار کی منقولہ وغیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے۔ میرے والدین باحیات ہیں میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کا ملازم ہوں اور جامعۃ المبشرین میں خدمت کرتا ہوں مجھے ماہانہ -/2920 دو ہزار نو صد بیس روپے تنخواہ ملتی ہے میں ہر ماہ 1/10 حصہ وصیت ادا کروں گا انشاء اللہ۔

میرا گذارہ از ملازمت ماہانہ -/2920 روپے ہے۔

میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
نصیر احمد خادم	ناصر محمود	تنویر احمد خادم

وصیت نمبر 15349: مَیں طاہرہ صباء زوجہ عبدالہادی قوم مسلم پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان محلہ احمدیہ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶-۸-۰۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ کہ میری وفات پر میری کُل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱-زیور طلائی ۹۸ گرام بتفصیل ذیل ہار و انگوٹھیاں چار عدد 42.130 گرام، کانٹے دو جوڑی 19.900، چین دو عدد 19.930 گرام، براسلیٹ 9.900 گرام، کانٹے چوڑیاں 5.880 گرام، کوکا 0.260 گرام Total 98.000

اس کی موجودہ قیمت اندازاً -/57,000 روپے

۲-زیور نقرئی - ہار کانٹے 38 گرام پائل 69.730 گرام - کل 107.730 گرام قیمت اندازاً -/1227 روپے۔

۳-حق مہر بذمہ خاوند مبلغ -/31000 ہے اس کے علاوہ میرا گذارہ خورونوش ماہانہ -/300 روپے ہے۔

مَیں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر ۱۰/۱ حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
عبدالہادی قادیان	طاہرہ صباء	سید صباح الدین قادیان

وصیت نمبر 15350: مَیں عبدالہادی فاروقی ولد محترم عبدالقدوس فاروقی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم جامعہ احمدیہ عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ احمدیہ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸-۸-۰۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کُل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

منقولہ وغیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ والدین حیات ہیں۔

میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔

مَیں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر ۱۰/۱ حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
محمد انور احمد قادیان	عبدالہادی	مبشر احمد خادم

وصیت نمبر 15351: مَیں مبارک احمد تقویٰ ولد محترم عبدالحمید صاحب مومن درویش قوم یوسف زئی پٹھان پیشہ ملازمت عمر ۳۸ سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ احمدیہ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰-۸-۰۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری وفات پر میری کُل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

منقولہ وغیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ والدین ابھی بفضلہ تعالیٰ بقید حیات ہیں۔

میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/2935 روپے ہے۔

مَیں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر ۱۰/۱ حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
محمد انور احمد قادیان	مبارک احمد تقویٰ	قریشی انعام الحق قادیان

معاصرین کی آراء ::

سیالکوٹ (پاکستان) میں دہشت گردی

سیالکوٹ میں تھانہ رنگ پورہ کے علاقہ میں مہاراجہ روڈ میں واقع امام بارگاہ مستری عبداللہ میں واقع مسجد زینبیہ میں نماز جمعہ کے دوران میں تقریباً ڈیڑھ بجے کے قریب خودکش دھماکے سے ۱۹ نمازی موقع پر ہلاک اور اتنے ہی شدید زخمی حالت میں ہسپتال لے جاتے ہوئے یا پھر زخموں کی تاب نہ لاکر چل بسے۔ اور ۵۰ کے قریب افراد زخمی ہوئے دھماکے سے بعض نعشیں اتنی زیادہ مسخ ہو گئیں کہ اُن کی شناخت ممکن نہیں دھماکہ اس قدر شدید تھا کہ مسجد میں ڈیڑھ سے دو فٹ گہرا گڑھا پڑ گیا۔

شہدا میں آزاد کشمیر اسمبلی کے ڈپٹی اسپیکر اور ریٹائرڈ بریگیڈیئر بھی شامل ہیں جبکہ زخمیوں میں ممتاز شیعہ رہنما سمیت سیالکوٹ کے ایوان صنعت و تجارت کے سابق صدر بھی شامل ہیں۔

پولیس کے ذرائع کے مطابق خودکش حملہ آور بریف کیس میں بم نصب کر کے مسجد میں آیا جیسے ہی اس نے بریف کیس کھولا زوردار دھماکہ ہوا۔ جس سے مسجد میں موجود کئی نمازیوں کے چیتھڑے اڑ گئے۔ اور اُن کے اعضاء دور دُور تک بکھر گئے۔ دھماکہ کی شدت سے اردگرد کی عمارتوں کو بھی نقصان پہنچا۔ بعض عمارتوں کی کھڑکیوں کے شیشے ٹوٹ گئے۔ وزیر اعلیٰ پنجاب نے شہداء کے ورثاء کیلئے ایک ایک لاکھ زخمیوں کی طبی امداد کیلئے پچاس پچاس ہزار کی مالی اعانت کا اعلان کیا ہے۔

سیالکوٹ میں دہشت گردی کے اس دل خراش واقعہ نے عوام کو مشتعل کر دیا۔ اور علاقہ میں امن و امان کی صورت حال بہتر بنانے کیلئے ضلعی انتظامیہ کو فوج طلب کرنی پڑی ہے۔

مشتعل ہجوم نے آتش زنی کی ضلعی ناظم کے دفتر کا ریکارڈ تباہ کر دیا۔ ضلع کچہری میں توڑ پھوڑ کی وکلاء کے دفاتر پر پتھراؤ کیا۔ کئی سرکاری املاک کو نقصان پہنچایا اور گاڑیوں پر پتھراؤ کے جواب میں پولیس نے ہلکا لاٹھی چارج کیا۔ شہر میں فوج گشت کر رہی ہے۔

دہشت گردی کے اس واقعہ کی ہر مکتبہ فکر کے لوگوں نے مذمت کی اور اسے انسانیت کے خلاف کھلی دہشت گردی قرار دیا۔ (بحوالہ ہفت روزہ لاہور ۱۹ اکتوبر ۲۰۰۴)

آپ کے خطوط آپ کی رائے

عراق پر امریکی حملہ غیر قانونی تھا

جنرل سیکرٹری کوفی عنان کا بیان

عراق پر امریکی جارحانہ حملے کو اب دو سال ہو گئے وہاں کے حالات انتہائی کشیدہ اور تباہ کن ہیں اور روزانہ معصوم عراقیوں کو بمباری اور گولیوں کا شکار بنایا جا رہا ہے اور ہر روز معصوم شہریوں کو قتل کیا جا رہا ہے جن میں بچے عورتیں بوڑھے سبھی شامل ہیں عراق کے ہسپتال زخمیوں سے بھرے پڑے ہیں امریکہ نے امن کی بحالی اور امن پسند حکومت قائم کرنے کیلئے اپنی پوری طاقت عراق میں جھونک دی ہے لیکن اس کے باوجود وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو سکا کثیر تعداد میں عراقیوں کی ہلاکت اور تیل کے چشموں کی ابتر حالت کو دیکھ کر جناب کوفی عنان صاحب بھی اب یہ بیان دینے پر مجبور ہو گئے کہ امریکہ کا حملہ عراق پر غیر قانونی تھا۔ صدر بُش صاحب اور کولن پاویل کوفی عنانؔ صاحب کا بیان سنتے ہی آگ بگولہ ہو گئے اور میڈیا کو بیان دیتے ہوئے کہا کہ امریکی حملہ ناجائز نہیں بلکہ جائز تھا اور یو این او کے قانون کے تحت تھا اور اتحادی فوجوں نے ملک پر کارروائی کی ہے غرض یہ کہ اس وقت عراق میں افرا تفری کا عالم ہے جگہ جگہ پر بم پھٹ رہے ہیں اور خودکش حملوں میں تیزی آگئی ہے اور دونوں طرف عراق کے شہری ہی مارے جا رہے ہیں امریکہ کے تحت چلنے والی عبوری حکومت میں کام کرنے والے عراقی ہی بکثرت مارے جا رہے ہیں اور امریکی بمباری سے جو کثرت سے معصوم شہری نشانہ بن رہے ہیں وہ بھی عراقی ہی ہیں۔ (محمد یوسف انور استاد جامعہ احمدیہ قادیان)

بقیہ صفحہ (9)

نہیں رہے گا جس کے چہرہ پر اُسترا پھرا ہوا نظر آئے۔ صرف ہمت درکار ہے اگر چاہو تو یہ ذمہ داری لو اور پھر پورا کر کے دکھاؤ تا کہ پھر اس سے بڑھ کر ذمہ داریاں اور ثواب کے کام تمہارے سپرد کئے جائیں۔ تمہاری ایک نظر خاوند کو اس کام سے روک سکتی ہے اور تمہارا ایک حکم تمہارے بچوں کو اس عادت سے بچا سکتا ہے کیا میں اُمید رکھوں کہ تم اس اپیل پر لبیک کہو گی۔

دُعا :: خدا تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ ہم اس کے تمام فرمانوں پر بے عیب چلنے والے ہوں اور وہ ہماری تمام گذشتہ غلطیوں اور معاصی کو معاف فرمائے اور آئندہ ہمیں ان سے اور ان کی سزاؤں سے محفوظ رکھے۔ اور ہم پر رحم کرے کیونکہ وہی ہمارا مولا ہے اور اسلام کو تمام ادیانِ باطلہ پر غالب کرے تا کہ مسیح موعودؑ کی آمد کا منشاء پورا ہو۔ اور اسلامی تمدن اور تہذیب دُنیا کے ہر گوشہ اور ہر ملک اور ہر قوم کو منور کرے۔ آمین۔

(بحوالہ ریویو آف ریلیجنز جنوری 1929 جلد 28۔ مرسلہ ظہور احمد خان مبلغ سلسلہ)

بقیہ صفحہ (10)

قابل ہوتے ہیں۔ ایم ایس سی اور ایم ٹیک میں داخلہ کیلئے بی ایس سی ڈیرنگ، بی ٹیک ڈیرنگ، بی ایس سی فوڈ، سائنس ایگری کلچر بایو کیمسٹری مائکرو بایولاجی، کیمسٹری بایو ٹکنالوجی، جینٹکس، ڈیرنگ قابلیت مقرر کیا گیا ہے۔ پی ایچ ڈی میں تعلیم کیلئے انہی مضمونوں میں (ایم اے) کے طلباء درخواست دے سکتے ہیں۔

ڈیری میدان کے ماہر کو اس میدان کی تقریباً ہر ہلچل پر نظر رکھنی ہوتی ہے۔ مثلاً ڈیری میدان میں آنے والی سامان کا تیار کرنا، دودھ اور اس سے بننے والی بننے چیزوں کی پیداوار ہر روز نئی ریسرچ کے علاوہ دودھ دینے والے جانوروں کی بہتر نسل بنانے پر بھی غور و خوض کرنا ہے۔ ڈیری میدان کے ماہرین مانتے ہیں کہ اگر نسل اچھی نہیں ہوگی تو ہم بہتری حاصل نہیں کر سکتے۔ آج آسٹریلیا، نیوزیلینڈ، ہالینڈ جیسے ممالک اس میدان میں اس لئے کافی مضبوط ہیں کہ ان کے پاس اچھی نسل کے جانور ہونے کے ساتھ ہی دودھ دوہنے کے لئے روبوٹ بھی ہیں۔ ڈیری میدان کے ماہرین کو پیداوار کی خاصیت اور اس کی سپلائی مینجمنٹ اور مارکیٹنگ پر بھی نظر رکھنی ہوتی ہے۔

مواقع

دھیرے دھیرے ڈیری کا میدان گاؤں کے بزنس کی امیج سے باہر نکل کر ملٹی نیشنل کمپنیوں تک پہنچ گیا ہے۔ اکیلے ہندوستان میں ہی اس وقت ۶۷۸ ڈیری پلانٹ موجود ہیں جن میں روزگار کے مواقع کافی ہیں۔

۲۰۲۰ تک دودھ کی پیداوار کا نشانہ ۲۰۰ ملین ٹن ہر سال رکھا گیا ہے اس سے ضرور ہی روزگار کی اُمیدیں بڑھیں گی۔ ان میدان کی کئی کمپنیوں میں آپ ٹرینی پلانٹ، انجینئر، فلانٹ، منیجر، سپروائزر، ڈیری ٹیکنالاجی، ملک کمشنر وغیرہ کے سیٹوں پر کام کر سکتے ہیں۔ سرکاری میدانوں میں کئی صوبائی ڈیریوں کے علاوہ فوڈ اور کنفکشنری Industry میں بھی اچھے مواقع ہیں اس کے علاوہ ملک ہی میں قائم کئی دوسری کمپنیاں جیسے امول، مدر ڈیری، ماڈرن ڈیری، لک فیڈ، والس، کوالٹی، پارس، نیسلے، کیڈبری، ہارلکس، گلیکسو، برٹانیا، واڈی لال وغیرہ کے علاوہ کئی Co-operate Milk Industry میں بھی نوکریاں حاصل کرنے کے مواقع ہیں۔

ادارہ

نیشنل ڈیری ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کرنال (ہریانہ) فون: 0184-2252800

www.ndri.nic.in

کورس: بی ٹیک، ایم ٹیک، ایم ایس سی

☆ سینٹ ایم سی کالج آف ڈیری ٹیکنالوجی آنند کیمپس (گجرات)

فون: 02692-261030

کورس: بی ٹیک، ایم ایس سی (ڈیرنگ ڈیری انجینئر) پی ایچ ڈی

☆ الہ آباد ایگری کلچر انسٹی ٹیوٹ الہ آباد

فون: 0532-2684281 www.aaidu.org

کورس: بی ٹیک، ایم ٹیک، ایم ایس سی

مغربی بنگال یونیورسٹی آف اینمل اینڈ فشریج سائنس (کولکاتا) فون: 033-25563123

کورس: بی ٹیک، ایم ٹیک، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی - www.buafs.nic.in

☆ اندرا گاندھی کرشی وشوودیالیا (رائے پور)

فون: 0771-2442131

www.geoctives.com/igkvin

کورس: بی ٹیک، ڈپلوما ڈیری ٹیکنالوجی

☆ سنجے گاندھی انسٹی ٹیوٹ آف ڈیری ٹیکنالوجی (پٹنہ) فون: 0612-2225910

کورس: بی ٹیک

☆ ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر وشوودیالیا (آگرہ)

فون: 0562-2152373

www.brauagra.ac.in

کورس: بی ایس سی (ڈیری اینڈ فوڈ)

☆ عثمانیہ یونیورسٹی (حیدر آباد)

فون: 040-27098043

www.osmania.ac.in

کورس: بی ایس سی، بی ٹیک

☆ فیکلٹی آف ویٹنری سائنس اینڈ اینمل ہزبینڈری راجندرا ایگری کلچر وشوودیالیا سستی پور (بہار)

فون: 06274-240226 کورس: بی ٹیک

☆ آچاریہ این جی رنگا ایگری کلچر یونیورسٹی راجندر نگر (حیدر آباد)

فون: 0640-24015011

www.angraci.net

کورس: بی ٹیک، ایم ٹیک، ایم ایس سی

(ماخوذ) ترجمہ فیروز احمد خان متعلم جامعہ احمدیہ قادیان

دُعا کی خصوصی درخواست

مکرم و محترم سیٹھ محمد بشیر الدین صاحب سابق صوبائی امیر آندھرا کا مورخہ ۱۸ را اکتوبر ۰۴ء کو حیدر آباد میں دل کا کامیاب بائی پاس آپریشن ہو گیا ہے موصوف کی کامل و عاجل شفایابی کیلئے احباب جماعت کی خدمت میں دُعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ اِسی طرح موصوف کی اہلیہ محترمہ اعظم النساء صاحبہ کی صحت بھی ٹھیک نہیں رہتی ان کی بھی کامل و عاجل شفایابی کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ (جاوید اقبال چیمہ سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO RN 61/57

Editor
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel Fax : (0091) 01872-220757
Tel Fax : (0091) 01872-221702
Tel : (0091) 01872-220814

The Weekly BADR Qadian

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

Vol - 52 Tuesday, 9 Nov 2004 Issue No : 45

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 Pound or 40 U.S$
: 40 euro
By Sea : 10 Pound or 20 U.S$

قادیانیوں کو کافر قرار دینے کے بعد سے پاکستان میں جو واقعات رونما ہو رہے ہیں اس سے ثابت ہے کہ پاکستان میں بسنے والے ہر شہری کو کافر قرار دینے پر کام ہو رہا ہے

ویکلی سالار بنگلور کا ایک فکر انگیز مضمون

پاکستان کے انٹرنیٹ اردو اخبار دی پائنٹ میں پاکستانی صحافی نصیر احمد ظفر نے ایک چونکا دینے والا اور دل ہلا دینے والا مضمون جاری کیا ہے جسے پڑھنے کے بعد پتہ چلتا ہے کہ مملکت اسلامی کہلانے والے پاکستان میں پاکستانی حکومت اور ملک کے خود ساختہ لیڈران کس طرح ہر مسلمان کو کافر کہنے پر تلے ہوئے ہیں۔ پاکستان میں باقاعدہ کافر سازی کا کارخانہ قائم کر دیا گیا ہے صحافی نصیر احمد ظفر لکھتے ہیں کہ پاکستان کو وجود میں آئے 57 سال کا عرصہ گزر چکا ہے۔ محمد علی جناح نے پاکستان کے وجود میں آنے پر کہا تھا کہ وقت گزرنے کے ساتھ پاکستان میں سیاسی اعتبار سے نہ کوئی ہندو رہے گا نہ مسلمان بلکہ سب پاکستانی شہری ہوں گے۔ جناح کی وفات کے بعد سے اب تک کئی سیاست دان آئے جنہوں نے جناح کی جانشینی کا دم بھرتے ہوئے اقتدار حاصل کیا۔ لیکن ہر ایک نے جناح کے ارمانوں کا خون کیا۔ جناح کے بعد پاکستان کی یہ خوبی رہی کہ ہر حکومت نے اپنے سیاسی مخالفین کو قید کیا جلاوطن کیا یہاں تک کہ سیاسی جنگ میں لیاقت علی خان کو گولی کا نشانہ بنایا گیا۔ ذوالفقار علی بھٹو جیسے وزیر اعظم کو پھانسی پر لٹکا دیا گیا۔ موجودہ صدر جنرل پرویز مشرف نے منتخب وزیر اعظم نواز شریف حکومت کا تختہ الٹ کر کرسی حاصل کی۔ امید تھی کہ پاکستان میں امن قائم ہوگا۔ مشرف سیاسی حریفوں پر قابو پانے میں تو کامیاب ہو گئے ذوالفقار علی بھٹو نے اپنے دور حکومت میں ۹۰ سالہ مسئلہ حل کرتے ہوئے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا تھا جس پر پوری پاکستانی قوم نے خوشی کا اظہار کیا۔ جنرل ضیاء الحق نے اپنے دور حکومت میں مختلف آرڈی ننس جاری کر کے ہزاروں قادیانیوں کو جیلوں میں بند کر دیا۔ قادیانیوں کو کافر قرار دینے کے بعد سے پاکستان میں جو واقعات رونما ہو رہے ہیں اس سے تو ثابت ہوتا ہے کہ ملائیت نے پاکستان میں ایک ایسے کارخانہ کی بنیاد رکھی ہے جہاں پاکستان میں بسنے والے ہر شہری کو کافر قرار دینے پر کام ہو رہا ہے۔

پاکستان میں آج ملائیت کا یہ حال ہے کہ کسی کو شلوار اونچی باندھنے کے تو کسی کو شلوار نیچی باندھنے کے جرم میں کسی کو داڑھی چھوٹی تو کسی کو داڑھی بڑی رکھنے کے جرم میں کافر قرار دیا جا رہا ہے۔ ملائیت نے پاکستان میں اسلام کو اپنی مرضی کے مطابق ڈھال لیا ہے۔ مسجد خدا کا گھر ہے۔ لیکن مسجد بھی وہابی، سنی، شیعہ، دیوبندی، بریلوی میں تقسیم ہو گئی ہیں۔ اُسی کا نتیجہ ہے کہ پاکستان میں جابجا مساجد میں بم دھماکے ہو رہے ہیں۔ لاہور کے علاقے مغلپورہ میں ایک ہی گھر میں چھ افراد کو قتل کر دیا گیا اور انکے گھر کی دیاروں پر کافر کافر کے الفاظ درج کئے گئے کراچی کی شاہراہ لیاقت روڈ میں بم دھماکے سے 15 افراد ہلاک ہو گئے۔ کاش اسلام کے ان ٹھیکہ داروں کی سمجھ میں آئے کہ یہ قتل کئے جانے والے تو کلمہ گو مسلمان تھے فقہا نے تو اسلامی ریاست کے غیر مسلموں کے حقوق سے متعلق تک ایک قاعدہ بیان کیا ہے غیر مسلموں کو وہی حقوق حاصل ہوں گے جو ہم مسلمانوں کو اسلامی ریاست میں حاصل ہیں۔ بعض حقوق تو انسانیت کے نام ہی واجب ہو جاتے ہیں مثلاً کسی بے گناہ کو جانی یا مالی تکلیف نہ دے۔ مصیبت فاقہ یا بیماری میں مبتلا افراد کی مدد کی جائے۔ کسی سے بدزبانی نہ کی جائے۔ شریعت نے تو جن ناگزیر صورتوں میں سزا کی اجازت دی ہے اس میں بھی اپنی طرف سے زیادتی نہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اسلامی حکومتوں میں غیر مسلموں کو جو حقوق حاصل ہیں ان میں سب سے اہم عہدے اور مذہب کی آزادی ہے۔ انہیں مکمل حق ہے کہ اپنے مذہب پر قائم رہیں اور اس کے شعار باقی رکھیں دین کے معاملہ میں کوئی جبر نہیں ہے"۔

نصیر احمد ظفر نے اپنے اس مضمون میں لکھا ہے "اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں کہا ہے "اگر اللہ چاہے تو زمین کے تمام رہنے والے مومن ہو جائیں تو کیا تم لوگوں کو مومن بنانے میں جبر و زبردستی کرنا چاہتے ہو"؟ آج ملائیت غیر مسلم تو کیا مسلمانوں کو بھی کافر قرار دے کر انہیں قتل کرنے اور ان کے حقوق کو سلب کرنے کا درس دے رہی ہے۔ خلفائے راشدین کے دور میں کتنے ہی عہدنامے غیر مسلموں کے لئے لکھے گئے۔ ان سب میں غیر مسلموں کی جان و مال اور عزت و آبرو کی حفاظت کیلئے مسلمانوں کی طرح مساوی طور پر ضمانت دی گئی۔ اسلام کے ان ٹھیکے داروں کو سوچنا چاہئے کہ اگر اہل تشیع ان کی نظر میں غیر مسلم یا کافر ہیں تب بھی اسلام ان کے ساتھ ناروا سلوک رکھنے کی اجازت نہیں دیتا۔ اسلام کے نام پر ایک اسلامی ملک میں فساد پھیلانے والے افراد کو یاد رکھنا چاہئے کہ قرآن مجید میں واضح ارشاد ہے کہ "ملک میں فساد نہ پھیلاؤ"

افسوس اس بات کا ہے کہ پاکستان میں ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے خون کا پیاسا بن گیا ہے۔ مسلک کے نام پر خون خرابہ روز کا معمول بن گیا ہے۔ ☆☆☆ (سالار ویکلی بنگلور 8.8.04)

دُھونی تم درِ مولیٰ پہ ہو رما بیٹھے

خوشا نصیب کہ تم اِس جہاں میں آ بیٹھے
مَلیکِ کل کے مکاں کو مکاں بنا بیٹھے
پڑے گی کیسے نہ تم پر نگاہِ بندہ نواز
کہ اُس کے گھر میں ہی تم آشیاں بنا بیٹھے
ہوئے ہو اُس کی محبت میں اتنے سرگرداں
کہ حُبِّ دنیا کی تم ہر ادا بھلا بیٹھے
تمام دنیا کو تم رکھ کے آج ایک طرف
درِ کریم پہ کس عاجزی سے آ بیٹھے
کنارہ کر لیا دنیا کی شان و شوکت سے
زمینِ بیت پہ یوں بوریا بچھا بیٹھے
ادائے حسنِ طلب عشق کی کوئی دیکھے
کہ دھونی تم درِ مولیٰ پہ ہو رما بیٹھے
جہاں سے لوٹا نہ کوئی کبھی بھی خالی ہاتھ
تم اُس کریم کی دہلیز پر ہی جا بیٹھے
نصیب جاگیں گے لاریب آج اُن سب کے
دنوں کے ساتھ جو راتوں کو بھی جگا بیٹھے
مری دعا ہے کہ مقبول ہو خدا کے حضور
ہر ایک اشک جو پلکوں پہ تم سجا بیٹھے
چلیں جو تیر تمہاری کڑی کمانوں سے
ہر ایک تیر نشانہ پہ بے خطا بیٹھے
کچھ اس طرح سے عطائے مجیب حاصل ہو
مقامِ 'کُن' پہ ہی جا کر ہر اک دعا بیٹھے

(عطاء المجیب راشد امام مسجد فضل لندن)

درخواست دُعا

خاکسار کا بیٹا عزیز محمد ناصر الدین واقف نو عمر چار ماہ گذشتہ چند دنوں سے بیمار چلا آرہا تھا۔ مورخہ ۶-۱۱-۰۴ کو بتقضائے الٰہی فوت ہو گیا اور اسی روز قادیان میں نماز جنازہ پڑھی گئی اور تدفین عمل میں آئی۔ خاکسار اور خاکسار کی اہلیہ، عزیز و اقارب کو صبرِ جمیل کی توفیق پانے اور نعم البدل عطا ہونے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ (شمس الدین مصروی مبلغ جالندھر)